فتاویٰ صدیقیہ

حصہ چہارم

مصنف

تیمور احمد صدیقی عفی عنہ

نظرِ ثانی

مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ





عقائد







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اللہ تعالی کو سیکولر کہنا

سوال: ایسا کہنا کیسا ہے؟ "شیطان اتنا بڑا گستاخ ہے کہ خدا کو کہتا ہے کہ میں سجدہ نہیں کرتا اور خدا اتنا بڑا سیکولر ہے کہ اس نے اختلافِ رائے پر شیطان کو مارا نہیں بلکہ مہلت دی کہ اپنے نظریہ پر لوگوں کو قائل کر سکتا ہے تو کر لے لیکن یہ خدا کے ماننے والے پتا نہیں کس مٹی کے بنائے گئے ہیں۔" User ID: رانا عرفان ناظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تعالی کو سیکولر کہنا ہر گز جائز نہیں۔ اسکا معنی ہے not having any connection with religion یعنی جو شخص کسی خاص مذہب کی طرف جھکاؤ نہ رکھے اس طور پر رب تعالی کو سیکولر کہنا انتہائی بے ادبی، توہین اور اسلام سے خارج کرنے والا ہے۔ اللہ تعالی کیلئے تو ان الفاظ کا استعمال بھی منع ہوتا ہے جن کا صحیح معنی کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا معنی بھی ہو جو رب تعالی کی شایانِ شان نہ ہو۔

قران پاک میں ہے: وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪-وَ ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖؕ۔ ترجمہ: اللہ کے بہت اچھے نام ہیں ان ہی سے اسکو پکارو اور جو اسکے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہوں انھیں چھوڑ دو۔ (سورہ اعراف، آیت: 180) روح البیان میں ہے: ای واترکوا الذین یمیلون فی شأنها عن الحق الی الباطل اما بان یسموہ تعالی بما لم یسم بہ نفسہ ولم ینطق بہ کتاب سماوی ولا ورد فیہ نص نبوی او بما یوھم معنی فاسدا وان کان لہ محمل شرعی کما فی قول اھل البدو یا أبا المکارم یا ابیض الوجہ فان أبا المکارم وان کان عبارۃ عن المستجمع لصفات الکمال الا انہ یوھم معنی لا یصح فی شأنہ تعالی۔ (روح البیان، ج3، ص284، بیروت) فتاوی شارح بخاری میں ہے: بھگوان اور رام کے جو حقیقی معنی ہیں ان پر مطلع ہوتے ہوئے جو شخص اللہ عزوجل کو بھگوان یا رام کہے وہ بلاشبہہ کافر مرتد ہے۔۔۔ رہ گئے وہ لوگ جو اسکے حقیقی معنی نہیں جانتے۔۔۔ پھر بھی ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ (ج1، ص172)

https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/secular

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

24 شوال المکرم 1445ھ/04 مئی 2024ء





جے بھیم کا نعرہ لگانا

سوال: اسلام میں جے بھیم کا نعرہ لگا سکتے ہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں بھائی چارہ کیلئے لگاتے ہیں۔

User ID: Aimim Sharuf Ansari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمان کو جے بھیم کا نعرہ لگانا جائز نہیں کہ یہ غیر مسلم کی تعظیم کیلئے ہے جو کفر ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: جے بولنا طریقہ کفار ہے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من تشبه بقوم فهو منهم۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کرلی وہ انہی میں سے ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل، ج2، ص50) پھر اگر معبودان کفار کی جے ہے تو کفر ہے اور اگر کافروں کی ہے تو فقہائے کرام اسے بھی کفر فرماتے ہیں، فتوائے ظہیریہ واشباہ والنظائر وتنویر الابصار میں ہے: لو سلم على الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔ اگر کسی نے تعظیم کرتے ہوئے ذمی کو سلام دیا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، اگر کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاذ" کہا تو کفر ہے۔(فتاوی رضویہ، ج14، ص675، لاہور)

فتاوی شارح بخاری میں ہے: جے بھیم کا نعرہ لگانا کفر ہے اور لگانے والا کافر۔(ج2، ص548، دائرۃ البرکات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

04 شوال المکرم 1445ھ/04 مئی 2024ء






چشتی رسول جیسے الفاظ بزرگوں سے ثابت نہیں

سوال : حضرت یہ چشتی رسول واقعہ کی وضاحت درکار ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر نبی کو نبی ماننا یا غیر نبی کا اپنے آپ کو نبی یا رسول کہلوانا اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔
یہ ایک واقعہ کئی بزرگوں کی طرف منسوب ہے جو اسکے من گھڑت ہونے کی دلیل ہے نیز حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمہ نہ اپنے آپکو چشتی کہتے تھے نہ اس دور میں اس سلسلے کو چشتی کہا جاتا تھا۔
اگر کوئی کتاب مشائخ کی طرف منسوب ہو اور اس میں یہ الفاظ ملیں تو تحریفات پر ہی محمول ہونگے ورنہ معترض پر لازم ہے کہ ان مشائخ کی کتب اور خاص اس قول کی سند کو بیان کرے۔
فتاوی رضویہ میں ہے: یہ تواتر نہیں کہ کوئی نسخہ کسی کی طرف منسوب الماری میں ملا چھاپے نے اسے چھاپ کر شائع کر دیا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی مجہول ناشناختہ بازار میں کوئی بات منہ سے نکالے اور اسے ہزار آدمی سنیں اور نقل کریں، ناقل ہزار نہیں لاکھ سہی منتہائے سند تو ایک فردِ مجہول ہے۔۔۔آج کل حضراتِ اولیاء کرام کے نام سے بہت کتابیں نظم و نثر ایسی شائع ہو رہی ہیں۔(فتاوی رضویہ، جلد22، ص516، لاہور)
فتاوی شارح بخاری میں ہے: میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ کسی کا الحاق ہے۔ بعینہ یہی قصہ دوسری کتابوں میں حضرت یوسف چشتی قدس سرہ کے بارے میں مکتوب ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب ایک حکایت من و عن متعدد بزرگوں کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ فرضی ہوتی ہے۔(فتاوی شارح بخاری، جلد2، ص153، دائرۃ البرکات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

24شوال المکرم 1445ھ/03 مئی 2024ء







شعر کی وضاحت 'تمھیں ناخدائی ملی غوث اعظم'

سوال : ایک شعر ہے ہمارا ابھی بیڑا لگا دو کنارے تمھیں نہ خدائی ملی غوث اعظم اسکے بارے میں ذرا بتائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ منقبت کا شعر ہے اور اسکا درست رسم الخط 'ناخدا' ہے جسکا معنی ہے کشتی پار لگانے والا۔ مذکورہ شعر میں غوث اعظم علیہ الرحمہ سے استمداد (مدد طلب) کی گئی ہے اور انبیاء و اولیاء سے استمداد معمولات اہلسنت میں سے ہے کہ دراصل یہ وسیلہ بنانا ہے جسکی اصل قران و حدیث سے ثابت ہے اور اس پر مشائخ کا ہمیشہ سے عمل ہے۔

قران پاک میں ہے: فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿4﴾۔
ترجمہ: بے شک اللہ انکا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک مومنین اور اسکے بعد فرشتے۔(القران، سورہ تحریم:4)

حدیثِ پاک میں ہے: اذا ضل احد کم شیئا او اراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یاعباد اللہ اغیثونی یاعباد اللہ اغیثونی فان للہ عباد لانراھم۔ ترجمہ: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے یا وہ مدد چاہے اور وہ زمین کے اس ٹکڑے پر ہو کہ کسی کو نہ پائے تو کہے اللہ کے بندوں میری مدد کرو اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہوتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔(معجم کبیر، ج17، ص118، قاہرہ)

فتاوی خیریہ میں ہے: قولھم یا شیخ عبد القادر نداء فی الموجب لحرمتہ اھ ملخصا۔ لوگوں کا کہنا یا شیخ عبدالقادر یہ ایک نداء ہے پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔(فتاوی خیریہ، کتاب الکراہیۃ والاستحسان، ج2، ص182، بیروت)(ماخوذ فتاوی رضویہ، ج9، ص794، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

فرشتوں کو انسان کے زمین میں فساد پھیلانے کا علم

سوال: حضرتِ آدم علیہ السلام کی تخلیق پر فرشتوں نے انسان کے زمین میں فساد پھیلانے کا تذکرہ کیا تھا انھیں کیسے علم ہوا تھا؟

User ID: گل رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جنات نے پہلے زمین پر بہت فساد پھیلایا تھا جسکے بعد انھیں پہاڑوں اور جزیروں میں دھکیل دیا گیا تھا اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے رب تعالی سے عرض کی کہ کہیں انسان بھی یہی نہ کرے۔

قران پاک میں ہے: وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ۔ ترجمہ: جب تمہارے رب نے فرشتوں کو بتایا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے عرض کی کیا تو زمین میں اسے بنائے گا جو اس میں فساد اور خون ریزی کرے۔ (القران، سورہ بقرہ، آیت: 30)

تفسیر جلالین میں ہے: {من يفسد فيها} بالمعاصي {ويسفك الدماء} يريقها بالقتل كما فعل بنو الجان وكانوا فيها فلما أفسدوا أرسل الله عليهم الملائكة فطردوهم إلى الجزائر والجبال۔ ترجمہ: یعنی گناہوں کی وجہ سے زمین میں فساد پھیلائے اور قتل وغارت کر کے خون بہائے جیسا کہ جنات نے کیا تھا وہ زمین میں تھے جب انہوں نے فساد پھیلایا تو اللہ تعالی نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے جنات کو جزیروں اور پہاڑوں میں دھکیل دیا۔ (جلالین، ص 8، قاہرہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

29 رمضان المبارک 1445ھ/09 اپریل 2024ء




کیا قران پاک سے لوگ گمراہ بھی ہوتے ہیں

سوال : وہ روایت کہاں ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قران مجید سے کئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں کئی اصلاح حاصل کرتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جن کی عقلوں پر جہالت کا پردہ ہوتا ہے وہ نافرمان غیر مسلم لوگ قران پاک کو سمجھنے سے محروم رہ کر گمراہ ہوتے ہیں اور خوش نصیب غور و تحقیق کرنے والے اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں یہ قران پاک سے ہی ثابت ہے۔اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ غیر مسلموں نے قران پاک میں بیان کی گئی امثلہ پر اعتراض کیا تھا۔

قران پاک میں ہے :اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ۔ ترجمہ :اللہ تعالی حیا نہیں فرماتا کہ وہ کیسی ہی چیز کی مثال بیان فرمائے چاہے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے جانتے ہیں کہ یہ حق ہے انکے رب کی طرف سے ہے اور غیر مسلم کہتے ہیں کہ اللہ نے اس مثال سے کیا ارادہ فرمایا؟ اللہ بہت سے لوگوں کو اسکے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ اسکے ذریعے نافرمانوں کو ہی گمراہ کرتا ہے۔ (القران، البقرۃ:26) خازن میں ہے :لأن ضرب المثل من الأمور المستحسنة فی العقل وعند العرب وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا أی بهذا المثل یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا أی من الکفار وذلك أنهم یکذبونه فیزدادون به ضلالا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا یعنی المؤمنین یصدقونه ویعلمون أنه حق وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ یعنی الکافرین وقیل المنافقین. وقیل الیهود، والفسق الخروج عن طاعة الله وطاعة رسوله۔ (خازن، ج1، ص33، بیروت) ا ھ

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء







آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

یہ کہنا کہ میں غیر مسلموں کی طرح ہو گیا

سوال: زید بہت عرصے سے غیر مسلموں میں رہ رہا تھا ایک دن اسکا دوست ملنے آیا اور زید سے پوچھا نماز پڑھتے ہو؟ زید نے مذاق میں کہا کہ ان لوگوں میں رہتے ہوئے میں بھی ان کی طرح ہو گیا ہوں۔ (بعد میں زید کو یہ کہنے کا بہت افسوس ہوا) زید کا یہ کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر زید کی مراد یہ تھی کہ آس پاس نماز کا ماحول نہیں ہے اور ساتھ والے ہیں بھی غیر مسلم اس لئے میرے عمل میں بھی کمی آگئی ہے نماز سے محروم ہو گیا ہوں تو اس جملے میں تو کوئی حرج نہیں تاہم زید نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے سخت گناہگار ہے اور دوسرا اس نے اپنے گناہ کا اظہار کیا اس کا الگ گناہ ہے اس پر سچی توبہ لازم ہے۔ لیکن اگر اس نے اگرچہ مذاق میں ہی یہ مراد لیا کہ میں بھی غیر مسلموں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اب انکے دین والا ہوں تو یہ اسلام سے نکل گیا بعد کا افسوس اس جملے کا مداوا نہیں کر سکتا اس پر توبہ اور تجدیدِ ایمان لازم ہے اگر شادی شدہ تھا تو دوبارہ نکاح کرے۔ درمختار میں ہے: وفی الفتح من ھزل بلفظ کفر ارتد وإن لم یعتقدہ للاستخفاف ترجمہ: جس نے مذاق میں کلمہ کفر بکا اس کا ایمان ختم ہو گیا اگرچہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ اس نے اسے ہلکا جانا۔ (شامی، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج4، ص222، دار الفکر) شامی میں ہے: تکلم بہ باختیارہ غیر قاصد معناہ۔۔۔ قلت: ویظھر من ھذا أن ما کان دلیل الاستخفاف یکفر بہ، وإن لم یقصد الاستخفاف۔ ترجمہ: مذاق سے مراد ہے کہ اپنے اختیار سے بولا لیکن اسکے معنیٰ کا ارادہ نہیں ہے۔ جہاں ہلکا سمجھنے پر دلالت ہو وہاں تکفیر ہو گی اگرچہ اسکا قصد نہ ہو۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

04 شعبان المعظم 1445ھ / 16 فروری 2024ء







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نشے میں خدائی یا نبوت کا دعوی کرنا

سوال: اگر کوئی شخص شراب پی کر معاذ اللہ خدا ہونے کا یا نبی ہونے کا دعوی کرے تو کیا حکم شرعی ہے؟

User ID: Hafiz Babar Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ نشہ میں اگر عقل سلامت نہ رہے اور کوئی شخص اسلام سے خارج کرنے والا قول یا فعل کرے تو اسلام سے خارج نہیں ہو گا۔

در مختار میں ہے:﴿وشرائط صحتها العقل﴾ ۔۔۔فلا تصح ردة ۔۔۔ سکران۔ ترجمہ: اسلام سے پھر جانے کی شرائط میں سے عقل کا درست ہونا بھی ہے لہذا نشے والے کا اسلام سے پھر جانا معتبر نہیں۔ (شامی، کتاب الجہاد، ج4، ص224، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24شوال المکرم1445ھ/04اپریل2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مرنے کے بعد قبر میں اعضا کی سلامتی

سوال: کیا مرنے کے بعد قبر میں انسان کے گوشت، ہڈیاں سلامت رہتی ہیں یا مٹی کھا جاتی ہے کوئی حدیث ہے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نیک لوگوں کے جسم سلامت رہتے ہیں انبیاء کا تو صحیح حدیث پاک میں صراحت سے موجود ہے کہ اللہ تعالی نے انکے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ابوداؤد شریف وغیرہ کتب حدیث میں ہے: قال إن اللہ عز وجل حرم علی الأرض أن تأکل أجساد الأنبیاء۔ ترجمہ: اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔(مسند امام احمد، ج26، ص84، حدیث:16162، مؤسسۃ الرسالہ) مرقاۃ میں ہے: فإن الأنبیاء فی قبورھم أحیاء۔۔۔ نعم إن الأنبیاء تکون حیاتھم علی الوجہ الأکمل، ویحصل لبعض وراثھم من الشھداء والأولیاء والعلماء الحظ الأوفی بحفظ أبدانھم الظاھرۃ، بل بالتلذذ بالصلاۃ والقراءۃ ونحوھما فی قبورھم الطاھرۃ إلی قیام الساعۃ الآخرۃ، وھذہ المسائل کلھا ذکرھا السیوطی فی کتاب شرح الصدور فی أحوال القبور، بالأخبار الصحیحۃ، والآثار الصریحۃ۔ ترجمہ: کیونکہ انبیاء قبور میں حیات ہیں۔ہاں انبیاء کی حیات کامل ہے اور انکے بعض وارثین جیسے شہداء واولیاء علماء کو بھی پورا حصہ ملتا ہے کہ انکے ظاہری بدن بھی سلامت رہتے ہیں بلکہ یہ نماز وتلاوتِ قران وغیرہ کے ذریعے اپنی پاکیزہ قبروں میں قیامت تک لذت حاصل کرتے ہیں۔یہ تمام مسائل علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے شرح الصدور میں صحیح اور صریح اخبار وآثار کیساتھ ذکر کیے۔(مرقاۃ، ج3، ص1017، حدیث:1361، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26شعبان المعظم 1445ھ/07مارچ 2024ء





جنات جنت میں نہیں جائیں گے

سوال: اللہ تعالی نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیاہ تو پھر انسان تو کچھ جنت اور کچھ جہنم میں جائیں گے جنات کہاں ہونگے ؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جنات جنت میں نہیں جائیں گے کہ جنت اولاد آدم علیہ السلام کی میراث ہے۔ہاں نافرمان جنات جہنم میں جائیں گے۔

ملفوظاتِ اعلی میں ہے: ایک قول یہ بھی ہے کہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے۔ جنت میں سیر کو آیا کریں گے۔ (ملفوظات، حصہ 4، ص536، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی شارح بخاری میں ہے: جن جنت میں نہیں جائیں گے۔ (فتاوی شارح بخاری، ج1، ص671، دار البرکات)

نزہۃ القاری میں ہے: قیامت کے دن ان سے حساب وکتاب بھی ہوگا ان کے کفار جہنم میں جائیں گے۔

(نزہۃ القاری، کتاب بدء الخلق، ج4، ص351، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1446ھ/31 جولائی 2024ء





طہارت







استنجا کرنا کب فرض ہے

سوال : استنجا کرنا کب فرض ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر نجاست مخرج (یعنی نجاست نکلنے کی جگہ) سے تجاوز نہ کرے تو ڈھیلوں کا استعمال بھی کافی ہے تاہم پانی سے بھی استنجا کرلینا زیادہ اچھا ہے۔اور اگر مخرج کے ارد گرد بدن کا حصہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست سے سن جائے تو استنجا کرنا یعنی پانی وغیرہ کے ذریعے نجاست زائل کرنا فرض ہے۔اور اگر ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو بھی دھونا بہتر ہے تاہم ڈھیلے استعمال کرلینا بھی کافی ہے اور دونوں کو ہی ترک کردینا مکروہ ہے لیکن اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو درست ہوجائے گی۔

شامی میں ہے: والحاصل أن ما جاوز المخرج إن زاد على الدرهم فی نفسه يفترض غسله اتفاقا، وإن زاد بضم ما على المخرج إليه لا يفرض عندهما بناء على أن ما على المخرج فی حكم الباطن عندهما۔۔۔والصحيح قولهما۔۔۔وفيه أن ترك غسل ما على المخرج إنما لا يكره بعد الاستجمار كما عرفته لا مطلقا۔ ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ اگر مخرج کے علاوہ ایک حصے تک ایک درہم نجاست پہنچ گئی تو اسے دھونا بالاتفاق فرض ہے اور اگر مخرج کو ملا کر ایک درہم سے زیادہ نجاست ہو تو شیخین کے نزدیک فرض نہیں کہ مخرج باطن کے حکم میں ہے یہی صحیح ہے۔ مخرج والی نجاست کو دھونے کو ترک کرنا ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد مکروہ نہیں ہے نہ یہ کہ مطلقا مکروہ نہیں ہے۔(کتاب الطھارہ، باب الاستنجا، ج1، ص77 دار الکتاب الاسلامی) جد الممتار میں ہے: الشرع قد اعتبر الاحجار مطهرة فيما على المخرج، وهذا وارد على خلاف القياس فی سائر البدن۔ ترجمہ: شرع نے مخرج میں ڈھیلے کو خلافِ قیاس پاکی کا آلہ قرار دیا ہے۔(کتاب الطھارہ، باب الاستنجا، ج2، ص391 مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

15 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/24 مئی 2024ء







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پیشاب ظاہر ہونے سے وضو ٹوٹنا

سوال: جس طرح خون کے صرف ظاہر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ وہ وضو و غسل میں دھلنے والی جگہ تک بہہ کر نہ پہنچے تو کیا پیشاب بھی صرف ظاہر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟ User ID: GumNam Sipahi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پیشاب کے قطرے کے صرف باہر ظاہر ہو جانے سے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے کہ سبیلین (قضاءِ حاجت کے دو مقامات) سے جو بھی چیز نکلے وہ ناپاک بھی ہے اور وضو توڑنے والی بھی ہے ہاں جسم کے بقیہ حصوں سے خون نکلے تو صرف ظاہر ہونے سے ناپاکی اور وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں ہو گا بہہ کر ایسی جگہ آنا بھی شرط ہے جسے غسل میں دھونا فرض ہو۔

ہدایہ میں ہے: المعانی الناقضة للوضوء كل ما يخرج من السبيلين﴿ لقوله تعالى {أو جاء أحد منكم من الغائط﴿المائدۃ:6﴾ «وقيل لرسول ﷺ ما الحدث؟ قال: ما يخرج من السبيلين»۔۔۔﴿والدم والقيح إذا خرجا من البدن فتجاوزا إلى موضع يلحقه حكم التطهير﴾۔ ترجمہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ہر وہ چیز ہے جو سبیلین سے نکلے کہ قران پاک میں ہے 'یا تم سے کوئی بیت الخلا سے آیا'۔اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حدث کیا ہے فرمایا جو سبیلن سے نکلے۔اور خون اور پیپ بھی ناقضِ وضو ہیں جب بدن سے نکل کر ایسی جگہ پہنچ جائیں جسکو پاک کرنے کا حکم ہوتا ہے۔(فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، ج1، ص43، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
تیمور احمد صدیقی
06رمضان المبارک1445ھ/18مارچ2024ء





عورت کا کھڑے ہو کر نہانا

سوال : مفتی صاحب عورت کا کھڑے ہو کر نہانا جائز ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا کھڑے ہو کر نہانا جائز ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر نہائے۔

بہار شریعت میں ہے: اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضعِ احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں، ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔(بہار شریعت، غسل کا بیان، ج1، ح2، ص323، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 شعبان المعظم 1445ھ/28 فروری 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ایامِ مخصوصہ لگاتار جاری رہیں

سوال : ایک ماں کا سوال ہے کہ انکی بیٹی کو زندگی میں پہلی بار حیض آنا شروع ہوا ہے مگر اسکے حیض رک نہیں رہے کبھی ایک دن کیلئے رک جاتے ہیں پھر خون کے دھبے آنا شروع ہو جاتے ہیں تو بچی کیلئے نماز روزے کا کیا حکم ہے ؟

User ID: Muhammad Arshad

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب یہ بچی مبتدئہ (طہر و حیض کی پرانی کوئی عادت نہیں) ہے اور اسکا پندرہ دن تک خون رکتا نہیں ہے تو یہ جاری خون کے حکم میں ہے ایسی صورت میں جب سے یہ خون شروع ہوا اس وقت سے دس کامل دن رات کو حیض شمار کیا جائے گا اسکے بعد غسل کرلے کہ اب بیس دن پاکی کے ہیں جس میں نماز وروزہ فرض ہے (استحاضہ کے خون سے وضو ٹوٹتا ہے)۔ جب تک طہرِ کامل نہ ہو (پندرہ دن تک خون نہ رکا) ہر ماہ یہی حکم ہے۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے: عن عائشة قالت: جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني امرأة أستحاض فلا أطهر أفأدع الصلاة فقال رسول الله ﷺ: «لا إنما ذلك عرق وليس بحيض فإذا أقبلت حيضتك فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم ثم صلي»۔ حضرتِ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے حیض آتا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑدوں تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں تم ایامِ حیض میں نماز چھوڑدو اسکے بعد غسل کرکے نماز پڑھو۔ (مشکوۃ، کتاب الطھارۃ، باب المستحاضہ، ج1 ص175، ح557، بیروت)

شامی میں ہے: إذا وقع في المبتدأة فحيضها من أول الاستمرار عشرة وطهرها عشرون۔ جسے پہلی بار حیض آیا تو جب سے جاری ہے اسکے دس دن حیض کے ہیں اور بیس پاکی کے۔ (شامی، کتاب الطھارۃ، ج1، ص286، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

19 شعبان المعظم 1445ھ/29 فروری 2024ء







عادت سے پہلے سپاٹنگ رک گئی تو روزہ رکھنا

سوال : اگر کسی عورت کے پیریڈز کی مدت چھ دن ہے اور تین دن میں بند ہو جائیں تو کیا وہ غسل کر کے روزہ رکھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عادت کے ایام سے پہلے سپاٹنگ رک گئی تو عورت نماز و روزہ شروع کر دے، اب اگر مکمل 72 گھنٹے سے پہلے رکی تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر 72 گھنٹے مکمل ہو گئے تھے تو روزے کی نیت تو بغیر غسل بھی کر سکتی ہے لیکن نماز کیلئے غسل ضروری ہے تاہم عادت کے ایام تک ازدواجی تعلقات جائز نہیں۔ نیز اگر عادت کے ایام میں دوبارہ سپاٹنگ ہو گئی تو یہ نماز و روزہ باطل ہیں، ان ایام میں رکھے گئے رمضان یا قضا روزوں کو لوٹانا لازم ہے۔ در مختار مع شامی میں ہے: ﴿وإن﴾ انقطع لدون أقله ش ''أی أقل الحیض وھو ثلاثۃ أیام'' تتوضأ وتصلی فی آخر الوقت، وإن ﴿لأقله﴾ ''اللام بمعنی بعد'' فإن لدون عادتھا لم یحل ''أی الوطء وإن اغتسلت؛ لأن العود فی العادۃ غالب بحر''، وتغتسل وتصلی ''أی فی آخر الوقت المستحب'' وتصوم احتیاطا۔ ترجمہ: اگر تین دن سے پہلے خون رکا تو وضو کر کے آخری وقت میں نماز پڑھے اور اگر تین دن کے بعد رکا تو عادت کے ایام تک ازدواجی تعلقات حرام ہیں اگرچہ غسل کر لے کہ خون کا لوٹنا غالب ہے ہاں نماز کے آخری مستحب وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے گی۔ (شامی مع در، کتاب الحیض، ج1، ص294، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

29 شعبان المعظم 1445ھ/11 مارچ 2024ء






تہجد کے وقت وتر پڑھنے سے پہلے ماہواری آگئی

سوال: اگر کوئی عورت وتر صبح ادا کرنے کیلئے چھوڑدے اور رات کو ماہواری ہوجائے تو کیا عورت گناہگار ہوگی؟

User ID: Anonyoums

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت نے رات کو وتر نہ پڑھے تھے اور صبح طلوع فجر سے پہلے اسکے ایام مخصوصہ شروع ہوگئے تو اسکی یہ نماز بھی ساقط ہے اور گناہگار بھی نہیں ہے۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ﴿والمعتبر﴾ فی حرمۃ الصلوۃ وعدم وجوبھا ﴿فی کل وقت آخرہ مقدار التحریمۃ اعنی قولنا اللہ﴾ بدون اکبر عند الامام ﴿فان حاضت فیہ سقط عنھا الصلوۃ﴾ اداء وقضاء۔

ترجمہ: نماز کے حرام ہونے اور لازم نہ ہونے میں امام صاحب کے نزدیک ہر نماز کا آخری وقت معتبر ہے جسکی مقدار بغیر اکبر کے صرف لفظ اللہ کہنا ہے۔ لہذا اگر اس وقت میں عورت کے ایام مخصوصہ شروع ہوگئے تو اس سے ادا اور قضا کے اعتبار سے نماز ساقط ہوگئی۔ (رسائل ابن عابدین، جلد 1، الرسالہ الرابعہ: منھل الواردین من بحار الفیض، الفصل السادس، ص110، علم الکتب)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 رمضان المبارک 1445ھ/27 مارچ 2024ء







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ کا پیشاب گوبر

سوال: بھیڑ، بکری گائے وغیرہ کا پیشاب گوبر نجاستِ غلیظہ ہے یا خفیفہ اور کپڑے پر نجاستِ خفیفہ کتنی مقدار میں لگے تو دھونا لازم ہے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حلال جانور جیسے بکری، گائے، اونٹ وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے انکا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے اور گوبر اور مینگنی نجاستِ غلیظہ ہے۔ نجاستِ غلیظہ میں تو ایک درہم سے کم ہونے کی صورت میں پاک کرنا سنت ہے ورنہ لازم ہے۔ نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصے میں لگی اسکے چوتھائی سے کم تک ہو مثلاً دامن میں لگی اور اسکی چوتھائی سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے ورنہ لازم ہے۔

ملتقی الابحر میں ہے: وعفی قدر الدرھم مساحۃ کعرض الکف فی الرقیق، ووزنا بقدر مثقال فی الکثیف من نجس مغلظ کالدم والبول ولو من صغیر لم یأکل وکل ما یخرج من بدن الآدمی موجبا للتطھیر والخمر وخرء الدجاج ونحوہ وبول الحمار والھرۃ والفأرۃ وکذا الروث والخثی خلافا لھما وما دون ربع الثوب من مخفف کبول الفرس وما یؤکل لحمہ (ملتقی الابحر، کتاب الطھارۃ، ص94، لبنان)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

06 رجب المرجب 1445ھ / 18 جنوری 2024ء





دودھ میں گوبر گرجائے

سوال: دودھ میں اگر خشک یا تر گوبر گرجائے تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گوبر نجاست غلیظہ ہے یہ دودھ میں گرجائے تو دودھ ناپاک ہو جائے گا۔اب اس گوبر کو دودھ سے نکال لیا جائے اسکے بعد دودھ کو پاک کیا جائے۔ جسکا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی بڑے برتن میں پاک دودھ ڈالنا شروع کریں اسکی دھار کے ساتھ ناپاک دودھ کی دھار ملادیں۔ مذکورہ طریقہ میں ناپاک دودھ کا ایک قطرہ بھی پاک کی دھار سے پہلے یا بعد یا اس سے ملے بغیر برتن میں نہیں گرنا چاہئے۔اب اگر گوبر کا اثر دودھ میں نہ ہو تو بڑے برتن کا دودھ پاک ہے۔

محیط برہانی میں ہے: والأرواث والأخثاء كلها نجسة۔ ترجمہ: لید اور گوبر چاہے سوکھا ہو سب ناپاک ہیں۔

(محیط برہانی، کتاب الطہارۃ، نجاسات واحکامہا، ج 1، ص 186، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، طہارت کا بیان، ج 1، ص 404، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1446ھ/30 جولائی 2024ء







چڑیا کی بیٹ پاک ہے

سوال : چڑیا کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے یا غلیظہ اور اگر کپڑے پر پڑ جائے تو کیا حکم ہے نماز ہو جائے گی؟

User ID: Imran Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

چڑیا حلال اونچا اڑنے والا پرندہ ہے اور ایسے پرندہ کی بیٹ پاک ہوتی ہے۔

در مختار میں ہے: ﴿وخرء﴾ کل طیر لا یذرق فی الھواء کبط أھلی ﴿ودجاج﴾ أما ما یذرق فیہ، فإن مأکولا فطاھر۔ ترجمہ: ہر وہ پرندہ جیسے گھریلو بطخ اور مرغی جو ہوا میں بیٹ نہیں کرتا اسکی بیٹ نجاست غلیظہ ہے ہاں اگر یہ ہوا میں کرتا ہو اور حلال جانور ہو تو بیٹ پاک ہے۔ (شامی، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ج1، ص320، بیروت)

شامی میں ہے: ﴿قولہ: فإن مأکولا﴾ کحمام وعصفور۔ ترجمہ: حلال پرندے جیسے کبوتر اور چڑیا۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء

نماز







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بچے کا اذان دینا

سوال : کتنے سال کا بچہ اذان دے سکتا ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سمجھدار نابالغ بچہ بھی اذان دے سکتا ہے اسکی دی ہوئی اذان معتبر ہے۔

درمختار میں ہے: ﴿ویجوز﴾ بلا کراھۃ ﴿أذان صبی مراھق وعبد﴾۔ ترجمہ: قریب البلوغ بچے اور غلام کی اذان بلا کراہت درست ہے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ج1، ص391، بیروت)

شامی میں ہے: المراد به العاقل وإن لم يراهق كما هو ظاهر البحر وغيره، وقيل يكره لكنه خلاف ظاهر الرواية كما في الإمداد وغيره۔ ترجمہ: قریب البلوغ بچے سے مراد عاقل ہے اگرچہ مراہق نہ ہو جیساکہ بحر وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔اور ایک قول ہے کہ مکروہ ہے لیکن یہ ظاہر الروایہ کے خلاف ہے جیساکہ امداد وغیرہ میں ہے۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

24محرم الحرام1446ھ/31جولائی2024ء







امام صاحب کا فجر میں مختصر قراءت کرنا

سوال: ایک مسجد کے امام فجر کی جماعت میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سات آٹھ آیات اور دوسری رکعت میں تین چار آیات پڑھتے ہیں تو یہ افضل ہے یا 60 آیات افضل ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ حضر یعنی جب سفر میں نہ ہوں تو فجر و ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج میں سے کوئی سورت پڑھنا مسنون ہے ہاں کوئی وجہ ہو مثلاً وقت تنگ ہو تو مختصر قراءت کر سکتا ہے بلکہ یہ حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔ درمختار میں ہے: ﴿و﴾ يسن ﴿في الحضر﴾ لإمام ومنفرد، ذكره الحلبي، والناس عنه غافلون ﴿طوال المفصل﴾ من الحجرات إلى آخر البروج ﴿في الفجر۔ ترجمہ: حالتِ حضر میں فجر میں مسنون قراءت طوالِ مفصل یعنی سورہ حجرات سے بروج کی ہے اور یہ امام و منفرد دنوں کیلئے ہے یہ حلبی نے ذکر کیا لوگ اس سے غافل ہیں۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، ج1، ص541-539، بیروت) شامی میں ہے: ﴿قوله واختار في البدائع عدم التقدير إلخ﴾ وعمل الناس اليوم على ما اختاره في البدائع رملي. والظاهر أن المراد عدم التقدير بمقدار معين لكل أحد وفي كل وقت، كما يفيده تمام العبارة، بل تارة يقتصر على أدنى ما ورد كأقصر سورة من طوال المفصل في الفجر، أو أقصر سورة من قصاره عند ضيق وقت أو نحوه من الأعذار، «لأنه - صلى الله عليه وسلم - قرأ في الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية أن يشق على أمه» وتارة يقرأ أكثر ما ورد إذا لم يمل القوم، فليس المراد إلغاء الوارد ولو بلا عذر۔ ترجمہ:۔۔۔ کبھی عذر کیوجہ سے طوالِ مفصل کا ادنی بلکہ وقت کی تنگی وغیرہ اعذار کی وجہ سے قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں بھی پڑھ سکتا ہے جیسے حضور ﷺ نے فجر میں بچے کے رونے کی آواز سن کر معوذتین کی تلاوت کی کہ اسکی ماں مشقت میں نہ پڑے۔۔۔ (ص541)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء







جمعہ کی رکعات

سوال: نماز جمعہ کی رکعات چودہ ہیں یہ کہاں سے ثابت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز جمعہ کے دو فرضوں سے پہلے اور بعد میں چار چار سنتِ مؤکدہ ہیں اور اسکے بعد دو سنت غیر مؤکدہ ہیں یہ سب احادیث سے ثابت ہیں، اسکے بعد دو نفل ہیں جنہیں پڑھنا نہ پڑھنا مباح ہے۔ مسلم شریف میں ہے: قال رسول اللہ ﷺ: إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا۔ ترجمہ: تم میں سے جو کوئی جمعہ پڑھے تو اسکے بعد چار رکعات پڑھے۔ (مسلم، کتاب الجمعۃ، باب الصلاۃ بعد الجمعۃ، ج3، ص16، حدیث: 881، ترکیا) مصنف عبد الرزاق میں ہے: أن ابن مسعود كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات، وبعدها أربع ركعات، قال أبو إسحاق: وكان علي يصلي بعد الجمعة ست ركعات وبه يأخذ عبد الرزاق۔ ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے اور بعد چار رکعات پڑھتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعات پڑھتے۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعۃ، باب الصلاۃ قبل الجمعۃ وبعدھا، ج3، ص246، حدیث: 5524، المجلس العلمی) مرقاۃ میں ہے: وهذا يؤيد قول أبي يوسف: أن سنة الجمعة ست وإن كان يقول مع غيره: إن تقديم الأربع أولى، وذلك لأن الأربع سنة بلا خلاف في المذهب۔ ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا چھ رکعات پڑھنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے جمعہ کے بعد کی چھ سنتیں کے قول کی تائید کرتا ہے لیکن آپ فرماتے ہیں چار پہلے پڑھنا بہتر ہے کہ انکے سنت ہونے میں اختلاف نہیں۔ (مرقاۃ، کتاب الصلوۃ، ج3، ص900، حدیث: 1187، دار الفکر) طحاوی شریف میں امام ابو یوسف کا فرمان ہے: احب الی ان یبدا بالاربع ثم یثنی بالرکعتین لانہ ھو ابعد من ان یکون قد صلی بعد الجمعۃ مثلھا علی ماقد نھی عنہ۔ ترجمہ: مجھے پسند ہے کہ دو سے پہلے چار پڑھوں کہ جمعہ کے فرضوں کے بعد اسی کی مثل پڑھنے سے ممانعت ہے۔ (شرح معانی الاثار، کتاب الصلوۃ، ج1، ص337، حدیث: 1980، عالم الکتب)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 شعبان المعظم 1445ھ/07 مارچ 2024ء






ماہ رمضان کے علاوہ وتر کی جماعت

سوال: جس طرح ہم ماہِ رمضان میں تراویح ک بعد وتر جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں ماہِ رمضان کے بعد جماعت کے ساتھ کیوں نہیں پڑھ سکتے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وتر کی جماعت علاوہ رمضان منقول نہیں اسکا حکم نوافل کی طرح کا ہے کہ چار یا زائد مقتدی ہوں تومکروہ ہے۔ نیز وتر کی جماعت غیرِ رمضان میں کبھی اتفاقا ہو جائے تو حرج نہیں۔

درمختار میں ہے: ﴿ولا يصلى الوتر﴾ لا ﴿التطوع بجماعة خارج رمضان﴾ أى يكره ذلك على سبيل التداعى، بأن يقتدى أربعة بواحد كما فى الدرر، ولا خلاف فى صحة الاقتداء إذ لا مانع(شامی،کتاب الصلوۃ،باب الوتر والنوافل،ج2،ص49،بیروت)شامی میں ہے: ويمكن أن يقال: الظاهر أن الجماعة فيه غير مستحبة، ثم إن كان ذلك أحيانا كما فعل عمر كان مباحا غير مكروه، وإن كان على سبيل المواظبة كان بدعة مكروهة لأنه خلاف المتوارث، ۔۔۔وفى حاشية البحر للخير الرملى: علل الكراهة فى الضياء والنهاية بأن الوتر نفل من وجه حتى وجبت القراءة فى جميعها، وتؤدى بغير أذان وإقامة، والنفل بالجماعة غير مستحب لأنه لم تفعله الصحابة فى غير رمضان وهو كالصريح فى أنها كراهة تنزيه۔(ایضا)

فتاوی رضویہ میں ہے: استسقاء کے سواہر نمازِ نفل و تراویح وکسوف کے سواہر نمازِ سنت میں ایسی جماعت جس میں چار یا زیادہ مقتدی بنیں مکروہ ہے اور وتروں کی جماعت غیر رمضان میں اگر کبھی اتفاقا ہو جائے تو حرج نہیں مگر التزام کے ساتھ وہی حکم ہے کہ چار یا زیادہ مقتدی ہوں تو کراہت ہے۔(فتاوی رضویہ،ج7،ص426،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 شعبان المعظم 1445ھ/29فروری 2024ء







تیسری رکعت میں دوسری رکعت سے پہلے کی سورت

سوال : چار رکعت والی نماز میں دو رکعت میں سورتوں کی ترتیب کے بعد کیا تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی اگلی سورت پڑھنی ہے یا وہاں دوبارہ سے کوئی پچھلی دو سورت پڑھ سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

چار سنتِ مؤکدہ جیسے ظہر کی پہلی چار سنتوں میں اور جمعہ کی پہلی اور بعد کی چار سنتوں میں تمام رکعات میں ہی سورت پڑھنے میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے کہ یہ مستقل نماز ہونے میں فرائض کے مشابہ ہیں۔ باقی نوافل جیسے سنتِ غیر مؤکدہ میں ہر شفع (دو رکعت) میں سورتوں کی ترتیب کی رعایت ضروری ہے یعنی پہلی دو رکعات میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے ہاں دوسری اور تیسری رکعت میں ترتیب کی رعایت ضروری نہیں کہ یہاں ہر شفع الگ نماز ہے۔

در مختار میں ہے: ﴿ولا يصلى على النبى ﷺ فى القعدة الأولى فى الأربع قبل الظهر والجمعة وبعدها﴾ ولو صلى ناسيا فعليه السهو، وقيل لا شمنى ﴿ولا يستفتح إذا قام إلى الثالثة منها﴾ لأنها لتأكدها أشبهت الفريضة ﴿وفى البواقى من ذوات الأربع يصلى على النبى﴾ ﷺ ﴿ويستفتح﴾ ويتعوذ ولو نذرا لأن كل شفع صلاة۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد 8، ص 132-130، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء







ایک ہی دن میں سفر سے واپسی پر نماز قصر

سوال: کسی جگہ کام کیلئے گئے اور اسی دن واپس آنے لگے تو راستے میں کیا قصر نماز پڑھیں گے یا مکمل؟

User ID: محمد زاہد حسین چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر آپ اپنے شہر یا بستی سے بانوے کلومیٹر کی مسافت کے کسی مقام کے ارادہ سے سفر کیلئے نکلے تو شہر یا بستی سے باہر ہوتے ہی قصر نماز لازم ہو گی۔ اب اگر وہاں پہنچ گئے اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں بھی قصر نماز پڑھیں گے۔ جب آپ اسی دن واپس ہوئے تو جب تک اپنے شہر یا حدود کی بستی میں واپس داخل نہ ہوئے قصر نماز ہی لازم ہو گی۔ ہاں اگر آپ بانوے کلومیٹر سے پہلے ہی واپس لوٹ گئے تو سفر ختم ہو گیا اب آپ واپسی پر پوری نماز ہی پڑھیں گے کہ سفر شرعی کیلئے بانوے کلومیٹر کا سفر درکار تھا جو ختم ہو گیا ہاں واپسی کے قصد سے پہلے قصر پڑھی گئی نماز درست ہے۔ بحر میں ہے: إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتم حتى يدخل العمران۔ ترجمہ: اسی طرح واپسی پر جب تک اپنے شہر کی آبادی میں داخل نہ ہو پوری نماز نہیں پڑھے گا۔ (شامی، صلاۃ المسافر، ج2، ص128، بیروت) شامی میں ہے: فلو عزم على الرجوع إلى بلده قبل سيره ثلاثة أيام على قصد قطع السفر فإنه يتم۔ ترجمہ: اگر تین دن کی راہ سے پہلے سفر ختم کر کے اپنے شہر واپس لوٹنے کا پختہ ارادہ کر لے تو اب مکمل نماز پڑھے گا۔ (شامی، صلاۃ المسافر، ج2، ص128، بیروت) مزید ہے: ومضى فعله في الابتداء على الصحة لوجود شرطه۔ ترجمہ: شروع میں اسکا قصر نماز پڑھنا درست تھا کہ شرط پائی جا رہی تھی۔ (ص125)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1446ھ/25 جولائی 2024ء







ضحوی کبری کے وقت میں مدرسہ لگانا

سوال : کیا ضحوی کبری (زوال) کے وقت مدرسہ لگا سکتے ہیں؟

User ID: Sameen Fatima

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ضحوی کبری (جسے لوگ زوال کہتے ہیں) کے وقت تلاوتِ قران پاک کرنا خلافِ اَولی ہے گناہ نہیں۔اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس وقت میں تلاوت موقوف کرکے ذکرواذکار، کھانے یا آرام کا وقفہ یا کوئی اور کام کرلیا جائے۔

طحطاوی علی مراقی میں ہے: قالوا: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والدعاء والتسبیح فی الأوقات المکروھۃ أفضل من قراءۃ القرآن ولعلہ لأن القراءۃ رکن الصلاۃ وھی مکروھۃ فالأولی ترک ما کان رکنا لھا بحر۔ ترجمہ: علماء نے فرمایا اوقاتِ مکروہہ میں نبی ﷺ پر درودِ پاک ،دعا و تسبیح تلاوتِ قران سے افضل ہے شاید اس لئے کہ قراءت نماز کا فرض ہے اور نماز اس وقت میں مکروہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ جو نماز کا رکن ہے اسے بھی ترک کیا جائے۔(طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلوۃ، باب الاوقات، ص186، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

19 شعبان المعظم 1445ھ/29 فروری 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ





آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مغرب میں جان بوجھ کر آہستہ قراءت کرنا

سوال: اگر کوئی جان بوجھ کر مغرب جہری نماز کو آہستہ قراءت کیساتھ شروع کرتا ہے پھر درمیان میں اونچی آواز میں قراءت کرتا ہے دوسری رکعت میں بھی کبھی سری کبھی جہری قراءت کرتا ہے؟ User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہو اسے تو جہری نماز میں آہستہ یا اونچی قراءت کرنے کا اختیار ہوتا ہے اسکی یوں پڑھی گئی نماز درست ہے لیکن امام کیلئے جہری نماز میں بقدر جواز نماز (چھ حروف کے دو کلمات) سری قراءت (صفِ اول کے تین افراد نہ سن سکیں) کرنا ترک واجب ہے اور جان بوجھ کر ایسا فعل مکروہِ تحریمی ہے جسکی تلافی سجدہ سہو سے بھی ممکن نہیں نماز ہی دوبارہ لوٹانی پڑے گی۔ ملتقی میں ہے: وخیر المنفرد فی نفل اللیل وفی الفرض الجھری۔ ترجمہ: اکیلے نماز پڑھنے والے کو رات کے نوافل اور فرض جہری نماز میں اختیار ہے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص532، بیروت) درمختار میں ہے: ﴿ویجھر الإمام﴾ وجوبا۔ ترجمہ: امام کیلئے جھر واجب ہے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص532، بیروت) مزید ہے: فلو سمع رجل أو رجلان فلیس بجھر۔ ترجمہ: ایک دو افراد کا سننا جہر نہیں۔ (ص535) مزید ہے: وتعاد وجوبا فی العمد۔ ترجمہ: جان بوجھ کر واجب چھوڑنے پر نماز لوٹانا واجب ہے۔ (ص456) بحر میں ہے: والأصح قدر ما تجوز بہ الصلاۃ۔ ترجمہ: ترکِ واجب کی مقدار فرض قراءت ہے۔ (بحر مع منحہ، کتاب الصلوۃ، ج2، ص104، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 رمضان المبارک 1445ھ / 12 مارچ 2024ء







قراءت کے علاوہ لقمہ کن الفاظ سے دینا چاہئے

سوال : امام صاحب نماز میں غلطی سے پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ جائیں یا پھر دوسری اور چوتھی میں نہ بیٹھیں تو اب مقتدی ان دونوں صورتوں میں کیسے کن کن الفاظ سے لقمہ دے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

1)امام صاحب پہلی اور تیسری رکعت میں اگر بیٹھ جائیں تو تین تسبیح کی مقدار سے پہلے پہلے لقمہ دینا جائز ہے۔

2) تین یا چار رکعت والی نماز میں اگر امام صاحب دوسری رکعت میں سجدہ کے بعد کھڑے ہو جائیں تو کمر سیدھی ہونے سے پہلے پہلے لقمہ دینا جائز ہے۔

3)آخری رکعت میں اگر امام صاحب مکمل بھی کھڑے ہو جائیں انھیں لقمہ دینا جائز ہے۔

ان تمام صورتوں میں تسبیح یعنی سبحان اللہ کے ذریعے لقمہ دینا بہتر ہے کہ حدیث پاک میں یہی الفاظ ہیں تاہم اللہ اکبر کہہ کر لقمہ دینا بھی جائز ہے۔ بخاری شریف میں ہے: عن أبي هريرة رضی اللہ عنه، عن النبی ﷺ قال: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء۔ ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کیلئے تسبیح ہے اور عورتوں کیلئے تصفیق۔(بخاری، کتاب العمل فی الصلوۃ، ج2، ص63، حدیث: 1203، بولاق) فتاوی امجدیہ میں ہے: مقتدی کو ایسے موقعہ پر جبکہ امام کو متوجہ کرنا ہو **سبحٰن اللہ** یا **اللہ اکبر** کہنا جائز ہے۔(فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوۃ، مفسدات صلوۃ، ج1، ص187، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

16رمضان المبارک 1445ھ/27مارچ 2024ء







امام صاحب کو قراءت میں غلط لقمہ دینا

سوال: امام صاحب قراءت کرتے ہوئے بھول گئے تھے تو پیچھے سے مقتدی نے ملتی جلتی ایک اورآیت کا لقمہ دے دیا امام صاحب نے نہیں لیا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مقتدی کاامام کوقراءت میں غلط لقمہ دینااسکی نمازکو فاسد کردیتاہے اورامام اسکے لقمہ کولے لے تواسکی اور تمام مقتدیوں کی بھی نمازٹوٹ جاتی ہے تاہم تراویح میں آسانی کے پیش نظرقراءت میں دیے گئے غلط لقمہ میں نمازٹوٹنے کا حکم نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: اور اگرسہواً غلط بتایا توبظاہر حکم کتاب وقضیہ دلیل مذکوراب بھی وہی ہے اقول مگر فقیر امید کرتاہے کہ شرع مطہر ختم قرآن مجید فی التراویح میں اس باب میں تیسیر فرمائے کہ سامع کاخود غلطی کرنا بھی نادر نہیں اور غالباً قاری اسے لے لیتا یااس کے امتثال کے لئے اوپر سے پھر عود کرتاہے تواگر ہر بار بحال سہو فساد نماز کا حکم دیں اور قرآن مجید کااعادہ کرائیں حرج ہوگا والحرج مدفوع بالنص (دین میں تنگی کامدفوع ہونانص سے ثابت ہے۔) بہر حال یہ حکم قابل غور ومحتاج تحریر تام ہے۔(فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، ج7، ص287، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

06رمضان المبارک 1445ھ/18مارچ 2024ء







عورت کا تراویح میں مرد کو لقمہ دینا

سوال: نمازِ تراویح کی جماعت میں مرد بھی ہوتے ہیں خواتین بھی ہوتی ہیں تو اگر امام قراءت بھول جائے تو عورت لقمہ دے سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کو تراویح کیلئے مسجد یا محلہ کے کسی گھر میں جانے کی ممانعت ہے ہاں گھر میں عورت محارم یا زوج کے پیچھے دیگر نمازوں کی طرح نماز تراویح بھی پڑھ سکتی ہے۔ بہر حال عورت کیلئے نماز میں زبان سے لقمہ خلافِ سنت ہے اس کیلئے تصفیق (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں کی پشت پر مارنا) ہے۔ ہاں اگر امام کی غلط قراءت کیوجہ سے فسادِ نماز کا اندیشہ ہو تو اب بقدرِ ضرورت آواز سے لقمہ دینا بھی جائز ہے۔

درمختار میں ہے: والمرأۃ تصفق لا ببطن علی بطن۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص638، بیروت) شامی میں ہے: إذ ببطن الیمنی علی ظہر الیسری أقل عملا۔۔۔ والتنصیص علی محل الکراھۃ وھو الضرب ببطن علی بطن۔ (ایضا)

فتاوی رضویہ میں ہے: ہاں اگر امام نے قراءت میں وہ غلطی کی جس سے نماز فاسد ہو تو عورت مجبورانہ آواز ہی سے بتائے گی جبکہ وہ تصفیق پر امام کو یاد نہ آجائے وذلک لان الضرورات تبیح المحظورات (اور وہ اس لئے کہ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں)۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ، ج7، ص207، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

28 شعبان المعظم 1445ھ/10 مارچ 2024ء




جمعہ کی نماز میں سجدہ تلاوت

سوال: جمعہ کی نماز میں اگر سجدہ تلاوت کی آیت پڑھ دی تو اب تین سجدے کریں گے یا دو؟

User ID: Shbab Athar

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام نے جمعہ کی نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اب بھی سجدہ تلاوت واجب ہے تاہم اگر فورا (تین آیات پڑھنے تک) رکوع میں چلاجائے اور رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت نہ کرے تو اب جب یہ نماز کا سجدہ کرے گا تو اسکا سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا اگرچہ نیت نہ کرے یعنی اب سجدہ تلاوت الگ سے کرنا ضروری نہیں ہوگا اور جمعہ جیسی نماز میں یہی افضل ہے۔ در مختار میں ہے: ﴿و﴾ تؤدی ﴿بسجودھا کذلك﴾ أی علی الفور ﴿وإن لم ینو﴾ بالإجماع۔ ترجمہ: فورا نماز کا سجدہ کر لینے سے بھی بالاجماع سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نیت نہ کی ہو۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، سجود التلاوۃ، ج2، ص112، بیروت) بہار شریعت میں ہے: اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، سجدہ تلاوت کا بیان، ج1، ص738، مکتبۃ المدینہ) فتاوی رضویہ میں ہے: ہمارے علماء بحالتِ کثرتِ جماعت یا اخفائے قراءت اسی طریقہ کو افضل ٹھہراتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، سجدہ تلاوت کا بیان، ج8، ص236، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

29 شعبان المعظم 1445ھ/11 مارچ 2024ء






جماعت کے دوران لائٹ چلی گئی

سوال: جماعت کے دوران لائٹ چلی جائے اور عوام زیادہ ہے امام کی آواز آخر تک نہیں پہنچتی اور لوگ دیکھادیکھی نماز پڑھ رہے ہیں کیا نماز ہو جائے گی؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مقتدی کی نماز درست ہونے کیلئے اسے امام کی آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں بلکہ کسی بھی طرح اگر اسے امام کے انتقالات کا علم ہو رہا ہو مثلا مکبر کی آواز کو سن کر یا امام یا اگلے مقتدیوں کو دیکھ کر تو اقتدا درست ہے۔

درمختار میں ہے: وعلمه بانتقالاته۔ ترجمہ: مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا نماز کے درست ہونے کیلئے شرط ہے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص551، بیروت)

شامی میں ہے: أی بسماع أو رؤیة للإمام أو لبعض المقتدین رحمتی وإن لم یتحد المکان۔ ترجمہ: یعنی سن کر، امام یا بعض مقتدیوں کو دیکھ کر علم ہو رہا ہو اگرچہ مکان ایک نہ ہو۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

06 رمضان المبارک 1445ھ/18 مارچ 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جسکا ختنہ نہ ہوا ہو اسکا امام بننا

سوال: جس شخص کا ختنہ نہیں ہوا کیا وہ امامت کا اہل ہے؟

User ID: Noman Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کیلئے ختنہ سنت ہے اور اسکا حکم تاکیدی ہے حتی کہ اسے شعار میں سے شمار کیا گیا ہے۔ لہذا مذکورہ شخص کا چاہئے کہ خود یا زوجہ سے ممکن نہ ہو تو ڈاکٹر سے اپنا ختنہ کروائے۔ تاہم عذر کیوجہ سے اگر ختنہ نہ ہو سکا تو اسکی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

حبیب الفتاوی میں ہے: ختنہ امر مسنون اور شعار اسلام سے ہے، جو شخص کسی مجبوری کی بناپر ختنہ نہ کرا سکا وہ مسلمان بھی ہے، اور عالمِ دین ہے تو عالم دین بھی رہے گا۔ اسکے پیچھے نماز بھی بغیر کراہت تحریمی صحیح و جائز ہوگی۔ ترکِ امر مسنون کی بناپر خلافِ اولی سے بڑھ کر اور دوسری بات نہیں کہی جا سکتی۔ (حبیب الفتاوی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص232، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

15 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 24 مئی 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام کا بیٹھ کر تراویح پڑھانا

سوال: کیا امام طبیعت ٹھیک نہ ہو تو بیٹھ کر تراویح پڑھا سکتا ہے؟

User ID: چشتی برادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر امام کی طبیعت خراب تھی اور اس نے بیٹھ کر تراویح پڑھائی تو اگر رکوع و سجدہ کیساتھ نماز پڑھائی تو مقتدیوں کی نماز ہو گئی اور اگر اس نے کرسی پر بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھائی تو قیام پر قادر مقتدیوں کی نماز نہ ہوئی۔ نیز اگر اتنی طبیعت خراب نہیں تھی کہ قیام ساقط ہوتا تو رکوع و سجدہ کیساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں نماز تو ہو گئی لیکن ایسا کرنا مکروہ تنزیہی تھا نیز اس صورت میں اگر اس نے اشاروں سے نماز پڑھائی تو اسکی اپنی بھی ادا نہ ہوئی۔ تنویر الابصار میں ہے: صح اقتداء۔۔۔ قائم بقاعد۔۔۔ ومؤمی بمثلہ۔ ترجمہ: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے اور اشارے سے نماز پڑھنے والے کے پیچھے اسکے جیسے کی جائز ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی الدر، کتاب الصلوۃ، ج2، ص291-293، دار الکتب العلمیہ) اسکے تحت طحطاوی میں ہے: قولہ: ﴿یرکع ویسجد﴾ قید بما ذکر، لانہ لو اومابھما او باحدھما لا یصح۔ ترجمہ: بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کیلئے رکوع و سجود کی قید ہے اگر اس نے ان دونوں یا کسی ایک کو اشارے سے کیا تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہو گی۔ (ایضا) شامی میں ہے: ﴿وتکرہ قاعدا﴾ أی تنزیھا۔ ترجمہ: تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاوی شامی، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والوافل، ج2، ص48، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 رمضان المبارک 1445ھ/27 مارچ 2024ء





نماز میں تین سجدے کر لئے

User ID: Anonymous

سوال: اگر کسی نے 3 سجدے کر لئے تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں ایک رکعت میں بھول کر تین سجدے کرنے سے ترکِ واجب کے سبب سجدہ سہو واجب ہو گا جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ بحر الرائق میں ہے: وبقي واجب آخر وهو عدم تأخير الفرض والواجب وعدم تغييرهما وعليه تفرع مسائل منها لو ركع ركوعين أو سجد ثلاثا في ركعة لزمه السجود لتأخير الفرض وهو السجود في الأول والقيام في الثاني۔ ترجمہ: اور واجب بھی ہیں جیسے فرض اور واجب میں تاخیر نہ کرنا اور نہ ان میں تبدیلی کرنا اس پر کچھ مسائل متفرع ہوتے ہیں جیسے ایک رکعت میں دو رکوع کر لئے یا تین سجدے کر لئے تو پہلی صورت میں سجدوں کی تاخیر کیوجہ سے اور دوسری صورت میں قیام کی تاخیر کیوجہ سے سجدہ سہو واجب ہوا۔ (بحر الرائق مع منحۃ، کتاب الصلوۃ، باب سجود السہو، ج2، ص108، بیروت) مزید ہے: لا يجب السجود في العمد وإنما تجب الإعادة إذا ترك واجبا عمدا جبرا لنقصانه۔ ترجمہ: جان بوجھ کر واجب چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے کہ اسکے نقصان کی تلافی ہو۔ (ص98)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

07 شعبان المعظم 1445ھ / 19 فروری 2024ء







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا

سوال: سورہ فاتحہ میں نماز کے بعد دو یا تین سورتیں پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اکیلے فرض نماز پڑھنے والا یا نوافل پڑھنے والا فاتحہ کے بعد ایک سے زائد سورتیں پڑھ سکتا ہے تاہم ان سورتوں کے درمیان فاصلہ کرنا کہ بیچ سے ایک یا زائد سورتیں چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

شامی میں ہے: أما فی رکعة فیکرہ الجمع بین سورتین بینھما سور أو سورۃ فتح. وفی التتارخانیة: إذا جمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع أنه لا بأس به. وذکر شیخ الإسلام لا ینبغی له أن یفعل علی ما ھو ظاھر الروایة. اھ.وفی شرح المنیة: الأولی أن لا یفعل فی الفرض ولو فعل لا یکرہ إلا أن یترك بینھما سورۃ أو أکثر۔ ترجمہ: ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا کہ ایک یا کئی سورتیں درمیان سے چھوڑ دیں تو یہ مکروہ ہے 'فتح'۔ تتارخانیہ میں ہے ایک رکعت میں دو سورتوں کو پڑھنے کے بارے میں میں نے ایک جگہ دیکھا کہ حرج نہیں۔ شیخ الاسلام نے فرمایا ظاہر الروایہ کیمطابق یہ مناسب نہیں ہے اور شرح منیہ میں ہے بہتر یہ ہے کہ فرض میں نہ کرے اور اگر کیا تو مکروہ جب ہے جب درمیان سے ایک یا زائد سورتیں چھوڑ دے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، ج1، ص546، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 رمضان المبارک 1445ھ/18 مارچ 2024ء





تنگی کی وجہ سے امام کے قدم کے پیچھے صف بنانا

سوال: ہمارے کمپنی کی جانماز کی نو صفیں بنتی ہیں نمازی جماعت سے رہ جاتے ہیں۔ امام صاحب کے ایک قدم پیچھے صف بنائیں تو 10 صفیں بن جاتی ہیں کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟

User ID: Muhammad Asim

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کمپنی میں شرعی مسجد نہیں ہے نہ قریب کہیں مسجد ہے تو جن نمازوں میں نمازی زیادہ ہوں کسی اور جگہ پر صفوں وغیرہ کا اہتمام کرکے نماز پڑھی جائے کہ جب مقتدی دو سے زائد ہوں تو امام اور پہلی صف میں بقدرِ صف (سجدہ کرنے تک کا) فاصلہ ہونا چاہئے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔ اگر جگہ کی تنگی ہو تو مقتدی باہم کم فاصلے پر صف بنائیں گے حتی کہ اب بھی جگہ نہ ہو تو پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر سجدہ کریں گے۔ شامی میں ہے: إذا اقتدى بإمام فجاء آخر يتقدم الإمام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل۔ ترجمہ: جب ایک شخص امام کیساتھ جماعت میں شامل تھا اور دوسرا آیا تو امام مقتدی کے سجدے کی جگہ تک آگے بڑھ جائے۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص568، بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے: مگر دو سے زیادہ مقتدیوں کا امام کے برابر کھڑا ہونا یا امام کا صف سے کچھ آگے بڑھا ہونا کہ صف کی قدر جگہ نہ چھوٹے یہ ناجائز و گناہ ہے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی، اگر مقتدیوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہے باہم صفوں میں فاصلہ کم چھوڑیں پچھلی صف اگلی صف کی پشت پر سجدہ کرے اور امام کے لئے جگہ بقدر ضرورت پوری چھوڑیں اور اگر اب بھی امام کو جگہ ملنا ممکن نہ ہو نہ ان میں کچھ لوگ دوسری جگہ نماز کو جاسکیں مثلاً معاذ اللہ کسی ایسی کوٹھڑی میں محبوس ہیں جس کا عرض جانب قبلہ گز سوا گز ہے تو یہ صورت مجبوری محض ہے اس میں قواعد شرع سے ظاہر یہ ہے کہ جماعت کریں امام بیچ میں کھڑا ہو پھر تنہا تنہا اس کا اعادہ کریں جماعت اقامت اشعار کے لئے اور اعادہ رفع خلل کے واسطے۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، ج7، ص201، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

26 شعبان المعظم 1445ھ/07 مارچ 2024ء







امام کی آیت سجدہ اکیلے نماز پڑھنے والے نے سنی

سوال : نمازِ تراویح میں آیت سجدہ کی تلاوت ہوئی تو جو لوگ مسجد میں علیحدہ اپنی نماز پڑھ رہے تھے ان پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہوا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگرامام کی آیت سجدہ کی تلاوت ایسے شخص نے سنی جو اپنی نماز پڑھ رہا تھا تو اس پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے جو یہ اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد کرے گا۔

ہندیہ میں ہے: ولو سمع المصلی من أجنبی یسجد بعد الفراغ۔ اور نماز پڑھنے والے نے اجنبی سے آیت سجدہ سنی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے گا۔

(ہندیہ، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوۃ، ج 1، ص 133، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔

(بہار شریعت، نماز کا بیان، ج 1، ص 733، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

15 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 24 مئی 2024ء







چار فرض میں تیسری رکعت میں ثناء پڑھنا

سوال : چار فرض والی نماز میں تیسری رکعت میں ثناپڑھنا کیسا ہے ؟ User ID: Mazhar Ul Haq Viklo

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چار رکعت فرض نماز میں اگر کسی نے تیسری رکعت میں ثناء پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں کہ ہر قیام کی ابتداء میں قراءت سے پہلے پہلے ثناء پڑھنا جائز ہے اور فرض کی تیسری چوتھی رکعات میں تو قراءت واجب ہی نہیں یہ ہیں ہی ثنا کا محل۔

ہندیہ میں ہے: ولو قرأ التشهد في القيام إن كان في الركعة الأولى لا يلزمه شيء وإن كان في الركعة الثانية اختلف المشايخ فيه، والصحيح أنه لا يجب۔۔۔ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو وهو الأصح؛ لأن بعد الفاتحة محل قراءة السورة فإذا تشهد فيه فقد أخر الواجب وقبلها محل الثناء۔۔۔ ولو تشهد في الأخريين لا يلزمه السهو ترجمہ: اگر کسی نے پہلی رکعت کے قیام میں تشہد پڑھی تو کچھ واجب نہیں دوسری رکعت میں پڑھی تو مشائخ کا اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی کچھ واجب نہیں۔ہاں گر کسی نے قراءت شروع کرنے سے پہلے قیام میں تشہد پڑھی تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور قراءت شروع کرنے کے بعد پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے یہی اصح ہے۔وجہ یہ ہے کہ فاتحہ شروع کرنے کے بعد سورت پڑھنے کا محل ہے تو واجب محل سے مؤخر ہو گیا اور فاتحہ سے پہلے ثنا کا محل ہے۔اور آخری دو میں تشہد پڑھی تو کچھ واجب نہیں۔(عالمگیری، کتاب الصلوۃ، ج1، ص127، لبنان)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

13شعبان المعظم1445ھ/24فروری2024ء



جنائز






حالتِ جنابت میں موت ہوئی تو غسل

سوال: اگر حالتِ جنابت میں موت واقع ہو گئی تو علماء دین کیا فرماتے ہیں؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالت جنابت میں بھی موت واقع ہوئی تو ایک ہی غسلِ میت کافی ہے اور طریقے میں بھی کوئی فرق نہیں تاہم اسے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کیلئے گیلے کپڑے کا استعمال احتیاطاً ضرور کیا جائے۔ اور اگر حالتِ جنابت میں کسی کو ظلماً قتل کیا گیا تو اب اسے بھی غسل دیں گے کہ شہیدِ فقہی کی شرائط میں سے طاہر ہونا بھی ہے۔ در مختار میں ہے: ﴿بلا مضمضة واستنشاق﴾ للحرج، وقيل يفعلان بخرقة، وعليه العمل اليوم، ولو كان جنبا أو حائضا أو نفساء فعلا اتفاقا تتميما للطهارة كما في إمداد الفتاح مستمدا من شرح المقدسي۔ (شامی، کتاب الجنائز، ج2، ص196، بیروت) اکے تحت شامی میں ہے: قلت: وقال الرملي أيضا في حاشية البحر: إطلاق المتون والشروح والفتاوى يشمل من مات جنبا ولم أر من صرح به لكن الإطلاق يدخله، والعلة تقتضيه اهـ وما نقله أبو السعود عن الزيلعي من قوله: بلا مضمضة واستنشاق ولو جنبا صريح في ذلك لكني لم أره في الزيلعي ﴿قوله اتفاقا﴾ لم أجده في الإمداد ولا في شرح المقدسي۔ (ایضا) جد الممتار میں ہے: ونعمل بهما اخذا بالاحتیاط۔ ترجمہ: ہم یہ دونوں کام (کلی اور ناک میں پانی) احتیاطاً کرتے ہیں۔ (جد الممتار، کتاب الجنائز، ج3، ص646، مکتبۃ المدینہ) بحر میں ہے: ﴿قوله ويغسل إن قتل جنبا أو صبيا﴾ بيان لشرطين آخرين للشهادة الأول الطهارة من الجنابة الثاني التكليف۔ ترجمہ: بچے یا جنبی کو قتل کیا گیا تو غسل دیا جائے گا کہ شہادت کی دو شرائط ہیں جنابت سے پاک ہو اور مکلف ہو۔ (بحر، باب الشہید، ج2، ص213، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

23 شعبان المعظم 1445ھ/07 مارچ 2024ء







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں کا رخ

سوال: میت کو غسل دیتے وقت اسکے پاؤں کس طرف کریں؟

User ID: Allama Ahmad Faizi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میت کو غسل دیتے وقت اسے کسی بھی رخ لٹایا جاسکتا ہے کہ اسکے بارے میں شرع کا کوئی خاص حکم نہیں۔

بحر الرائق میں ہے: وفی الظهيرية وكيفية الوضع عند بعض أصحابنا: الوضع طولا كما فی حالة المرض إذا أراد الصلاة بإيماء ومنهم من اختار الوضع عرضا كما يوضع فی القبر والأصح أنه يوضع كما تيسر۔

ترجمہ: ظہیریہ میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک اسے بیماری میں اشاروں سے نمازپڑھنے کی حالت کی طرح لمبا(قبلہ کی طر پاؤں کرکے)لٹایاجائے اور بعض نے چوڑائی والی صورت کو مختار کہاجیسے قبر میں لٹایا جاتاہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ جیسے آسانی ہو لٹایا جائے۔(بحر مع منحہ، کتاب الجنائز، ج2، ص185، دارالکتاب الاسلامی)

فتاوی رضویہ میں ہے: سب طرح درست ہے۔(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9، ص91، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

06رمضان المبارک1445ھ/18مارچ2024ء




عید والے دن فوتگی والوں کے گھر جا کر تعزیت

سوال: عید کے دن فوتگی والے گھر جا کر تعزیت کرنا اور اہل خانہ کے زخم تازہ کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وفات کے تین دن کے بعد میت کے گھر والوں سے تعزیت کرنا یا دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں تعزیت کرنے والا یا جس سے تعزیت کی جائے وہ پہلے موجود نہیں تھا تو ایسی صورت میں مکروہ نہیں۔ نیز وفات کے تین دن کے بعد سوگ منانا حرام ہے ہاں زوجہ کا سوگ اسکی عدت تک ہے۔

حاشیہ چلپی میں ہے: ﴿قوله: لا بأس بتعزية أهل الميت إلخ﴾، وأكثرهم على أن يعزى إلى ثلاثة أيام ثم يترك لئلا يتجدد الحزن۔ ترجمہ: اہلِ میت سے تعزیت میں حرج نہیں اور اکثر کی رائے یہ ہے کہ تین دن تک تعزیت کرے اسکے بعد چھوڑ دے کہ غم تازہ نہ ہو۔ (تبیین شرح کنز، باب الجنائز، ج1، ص246، دار الکتاب الاسلامی)

شامی میں ہے: والظاهر أنها تنزيهية ط ﴿قوله إلا لغائب﴾ أي إلا أن يكون المعزى أو المعزي غائبا فلا بأس بها جوهرة۔۔۔ ﴿قوله وتكره التعزية ثانيا﴾۔ ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں تعزیت کرنے والا یا جس سے تعزیت کی گئی اگر پہلے موجود نہیں تھے تو تین دن کے بعد بھی حرج نہیں۔ ماتن نے فرمایا: دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ (شامی، کتاب الجنائز، ج2، ص241، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: شریعت نے عورت کو شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کا حکم دیا ہے اوروں کی موت کے تیسرے دن تک کی اجازت دی ہے باقی حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج24، ص495، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

29 رمضان المبارک 1445ھ/09 اپریل 2024ء





زکوٰۃ وعشر وفطرہ







نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے فطرانہ کس پر واجب ہے

سوال: عورت کا نکاح ہو چکا رخصتی نہیں ہوئی تو فطرانہ والدین کے ذمہ ہے یا شوہر کے؟

User ID: Raza Rehman Khattak

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کی طرح اگر عورت بھی خود صاحب نصاب ہو یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کا سونا، چاندی، مالِ تجارت یا ضرورت سے زیادہ کسی بھی طرح کے سامان اسکی ملکیت میں ہو تو اسکا فطرانہ اس کے اپنے اوپر واجب ہوتا ہے نہ اسکے شوہر یا والدین پر۔ ہاں نابالغہ بچی کی اگر رخصتی نہ ہوئی ہو یا ہو چکی مگر وہ شوہر کی خدمت کے قابل نہ ہو اور خود صاحبِ نصاب نہ ہو تو اسکا فطرانہ اسکے باپ پر واجب ہوتا ہے جبکہ باپ صاحبِ نصاب ہو۔

در مختار میں ہے: (لا عن زوجته) وولده الكبير العاقل، ولو أدى عنهما بلا إذن أجزأ استحسانا للإذن عادة أي لو في عياله وإلا فلا قهستاني عن المحيط فليحفظ۔ ترجمہ: بیوی اور بالغ عاقل اولاد کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں اور اگر یہ اسکے زیر کفالت ہوں اور بغیر انکی اجازت کے ادا کردے تو استحسانا جائز ہے کہ عادتا اسکی اجازت ہوتی ہے ورنہ انکے صدقہ فطر ادا نہیں ہونگے۔ (شامی، کتاب الزکوۃ، صدقۃ الفطر، ج2، ص362، بیروت)

شامی میں ہے: لو سلمت لزوجها لا تجب فطرتها على أبيها لعدم المؤنة اھ فأفاد تقييد المسألة بقيدين: صلاحيتها للخدمة، وتسليمها للزوج۔ ترجمہ: نابالغہ اگر شوہر کے ہاں رخصت ہو چکی تو اسکے باپ پر اسکا فطرانہ واجب نہیں کہ اب اس پر اسکا نفقہ نہیں تو اس عبارت نے باپ پر نفقہ نہ ہونے کیلئے دو قیودات کا افادہ کیا: 1) شوہر کی خدمت کے قابل ہو 2) شوہر کے ہاں رخصت ہو چکی ہو۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

13 رمضان المبارک 1445ھ/25 مارچ 2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

زرعی زمین سے اپنی ضرورت پوری ہو تو فقیر ہے

سوال : کیا ایسے شخص کو زکوۃ دی جاسکتی ہے جسکی ملکیت میں زرعی اراضی ہو لیکن اسکی آمدن سے سال کے خرچے کے بعد بچت نہ ہوتی ہو اور گزر اوقات کیلئے مسجد کے خادم کی حیثیت سے کام کرتا ہو؟

User ID: Salahuddin Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر زرعی زمین بس اتنی ہی ہے کہ اس سے سال بھر کی ضرورت پوری ہوتی ہے مسجد سے ملنے والے معاوضے سے اسکی گزر بسر پوری نہیں ہوتی نہ اور کوئی اسباب ہیں تو یہ زمین حاجتِ اصلیہ میں شمار ہو گی لہذا اگر وہ مالکِ نصاب نہ ہو تو اسے زکوۃ دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس زمین کی کاشت یا آمدنی کے بغیر بھی اسکا گزارہ ہو سکتا ہے تو یہ زمین حاجتِ اصلیہ میں شامل نہیں ہو گی۔

فتاوی شامی میں ہے: له أرض يزرعها۔۔۔ ولا تكفى لنفقته ونفقة عياله سنة يحل له أخذ الزكاة وإن كانت قيمتها تبلغ ألوفا وعليه الفتوى۔ ترجمہ: کسی شخص کے پاس زراعت کی زمین ہے جو اسکو اور اسکے اہل کے نفقہ کو سال بھر کیلئے کفایت نہیں کرتی تو اسکو زکوۃ لینا حلال ہے اگرچہ اسکی قیمت ہزاروں میں ہو اسی پر فتوی ہے۔

(شامی، کتاب الزکوۃ، مصرف الزکوۃ ج2، ص348، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16ذوالحجۃ المکرمۃ1445ھ/23جون2024ء





زکوۃ میں کرنسی کی جگہ کوئی مال دینا

سوال: میرے پاس ایک پرانی چیز ہے جو مجھے سیل کرنی ہے اسکی قیمت تقریبا 2500 ہو گی لیکن میں اسکے چار ہزار مانگ رہا ہوں۔اب کسی مستحق نے کہا مجھے اس چیز کی ضرورت ہے کیا میں اسکو چار ہزار کی زکوۃ کی مد میں یہ دے سکتا ہوں؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس چیز کی مارکیٹ ویلیو 2500 روپے ہے وہ شرعی فقیر کو زکوۃ کی مد میں دی گئی تو 2500 روپے کی ہی زکوۃ ادا ہو گی اگرچہ آپ اس کو چار ہزار میں بیچنا چاہتے تھے۔ہاں اگر آپ کسی کو چار ہزار میں بیچ دیتے تو اب یہ چار ہزار فقیر شرعی کو زکوۃ کی مد میں دے سکتے تھے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: زکوۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلہ مکا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکٰوۃ مالک کردینا جائز و کافی ہے، زکوۃ ادا ہو جائیگی، جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے وہی مجرا ہو گی بالائی خرچ محسوب نہ ہوں گے۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الزکوۃ، ج10، ص69، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

25 محرم الحرام 1446ھ/31 جولائی 2024ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

درمیانِ سال میں نصاب کم ہو جائے لیکن آخر میں موجود

سوال: ایک بندہ رجب میں صاحب نصاب ہو گیا لیکن اگلے دس ماہ تک وہ نصاب سے نکل گیا پھر بارہویں ماہ میں نصاب میں شامل ہو گیا تو اس پر زکوۃ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص صاحب نصاب ہو اور درمیانِ سال میں صاحبِ نصاب نہ رہے (لیکن کچھ نہ کچھ مال اگرچہ ایک ہزار روپے ہی باقی ہوں) اور سال کے آخر میں پھر صاحبِ نصاب ہو چکا ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہے ہاں اگر درمیان میں کبھی مال صفر (zero) ہو گیا تو اب اسکا نصاب کا سال ختم ہو گیا اب اگر دوبارہ کبھی صاحبِ نصاب ہو گا تو نیا سال شروع ہو گا۔

تبیین شرح کنز میں ہے: قال ۔ رحمه الله ۔ ﴿ونقصان النصاب في الحول لا يضر إن كمل في طرفيه﴾ أي إذا كان النصاب كاملا في ابتداء الحول وانتهائه فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة۔۔۔ ولنا أن الحول لا ينعقد إلا على النصاب ولا تجب الزكاة إلا في النصاب ولا بد منه فيهما ويسقط الكمال فيما بين ذلك للحرج لأنه قلما يبقى المال حولا على حاله ونظيره اليمين حيث يشترط فيها الملك حالة الانعقاد وحالة نزول الجزاء وفيما بين ذلك لا يشترط إلا أنه لا بد من بقاء شيء من النصاب الذي انعقد عليه الحول ليضم المستفاد إليه لأن هلاك الكل يبطل انعقاد الحول إذ لا يمكن اعتباره بدون المال۔ (تبیین شرح کنز، کتاب الزکوۃ، ج1، ص280، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

13 رمضان المبارک 1445ھ / 25 مارچ 2024ء







سولر کے ذریعے آبپاشی میں نصف عشر

سوال : ذاتی سولر پینل لگا کر کھیتوں میں پانی دینے سے یہ مفت شمار ہو گا تو عشر ہو گا یا نصف عشر ؟

User ID: Allama Ahmad Faizi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سولر کے ذریعے جن کھیتوں کو سیراب کیا جائے انکی پیداوار کی زکوۃ نصف عشر (5%) ہے کہ اصول یہ ہے کہ بارش یا نہر کے پانی سے زمین خود سیراب ہو تو کل پیداوار کا عشر (دس فیصد) زکوۃ ہے اور جہاں انسان کی طرف سے زیادہ محنت مشقت پائی جائے (مثلاً ڈول بھر کے لانا) یا کچھ خرچ کرنا پڑے (پانی خرید کر، کرایہ دیکر) وہاں نصف عشر (پانچ فیصد) واجب ہوتا ہے اور سولر پینل کی پلیٹوں کو خریدنا، انھیں لگوانا، موٹر وغیرہ کا انتظام کرنا ان سب پر لاگت آتی ہے پھر وقت گزرنے سے انکی کچھ نہ کچھ قیمت کم بھی ہوتی ہے جسے depreciation کہتے ہیں۔ بنایہ میں ہے: م: ﴿لأن المؤنة﴾ ش: هی الکلفة م: ﴿تکثر فیه﴾ ش: أی فی الذی یسقی بالغرب والدالیة والسانیة م: ﴿وتقل﴾ ش: أی المؤنة م: ﴿فیما یسقی بماء السماء﴾ ش: أی المطر م: ﴿أو سیحا﴾ ش: أو سقی سیحا وهو الماء الجاری۔ (بنایہ شرح ہدایہ، کتاب الزکوۃ، ج3، ص426، دار الکتب العلمیہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

28شعبان المعظم 1445ھ/10مارچ 2024ء




شرعی فقیر کو رقم ٹرانسفر کرنے کے بعد زکوۃ کی نیت

سوال: کچھ دن پہلے ایک بھائی کو میں نے کچھ رقم ٹرانسفر کی تھی وہ شرعی فقیر تھا لیکن اس وقت زکوۃ کی نیت نہیں کی تھی نہ اسے زکوۃ کا بتایا تھا کیا اب نیت ہو سکتی ہے جبکہ وہ استعمال بھی کر چکا؟ User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی فقیر کو بغیر زکوۃ کی نیت کے رقم دینے کے بعد زکوۃ کی نیت اس وقت تک ہوسکتی ہے جب تک یہ رقم اسکے پاس موجود ہو اور اس نے خرچ نہ کی ہو۔ لہذا جب وہ استعمال کر چکا ہے تو زکوۃ کی نیت نہیں ہو سکتی۔

خزانۃ المفتین میں ہے: المزکّی إذا دفع المال إلی الفقیر ولم ینو شیئاً ثمّ حضرته النیة عن الزکاة، یُنظر: إن کان المال قائماً فی ید الفقیر جاز عن الزکاة، وإن لم یبق لم یجز۔ ترجمہ: زکوۃ دینے والے نے فقیر کو مال دیتے وقت کچھ نیت نہ کی پھر زکوۃ کی نیت کی تو اگر ابھی فقیر کے قبضے میں مال ہو تو زکوۃ کی نیت جائز ہے ورنہ نہیں۔ (خزانۃ المفتین، کتاب الزکوۃ، ص889)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء





فطرانہ لینے والے کا اپنا فطرانہ ادا کرنا

سوال: جس کو ہم فطرانہ دے رہے ہیں یا جو شخص فطرانہ لے رہا ہے کیا اس پر بھی فطرانہ لاگو ہوتا ہے؟

User ID: Abu Ubehah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فطرانہ شرعی فقیر کو دیا جاسکتا ہے اور شرعی فقیر پر فطرانہ واجب نہیں ہوتا تاہم اسے دینا منع بھی نہیں یہ بھی صدقہ کرسکتا ہے۔

مجمع الانھر میں ہے: ﴿ھی واجبۃ﴾ وجوبا موسعا فی العمر کالزکاۃ علی الصحیح۔۔۔ ﴿علی الحر المسلم﴾ فتجب علی المسافر۔۔۔ ﴿المالک لنصاب فاضل عن حوائجہ الأصلیۃ﴾ فیعتبر ما زاد علی الکفایۃ لہ ولعیالہ ﴿وإن لم یکن﴾ النصاب ﴿نامیا﴾ وکدار لا تکون للسکنی ولا للتجارۃ۔ ترجمہ: صدقہ فطر واجب ہے جسکا وقت زکوۃ کی طرح عمر بھر ہے یہ آزاد مسلمان پر واجب ہے مسافر پر بھی واجب ہے جو حاجتِ اصلیہ کے علاوہ مالکِ نصاب ہو حاجت سے مراد جو اسکے اور اسکے عیال کیلئے کفایت کرے نیز یہ نصاب اگرچہ مالِ نامی نہ ہو اسی طرح اگرچہ وہ گھر ہو جو رہائش اور تجارت کیلئے نہ ہو۔ (مجمع الانھر، کتاب الزکوۃ، صدقۃ الفطر، جلد 1، ص226، ترکیا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

20 رمضان المبارک 1445ھ/31 مارچ 2024ء







گھر کے دودھ کی گائے بھینس حاجت اصلیہ

سوال : جو بھینس یا گائے دودھ کیلئے گھر میں رکھی ہے وہ حاجت اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں؟

User ID: Hafiz Ikram

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر گائے بھینس سے حاصل کیا جانے والا دودھ صرف گھر کی ضرورت ہی پوری کرتا ہے تو یہ گائے، بھینس حاجت اصلیہ میں داخل ہے کہ یہ ان اشیاء میں شامل ہے جنکی انسان کو حاجت ہوتی ہے جیسے کپڑے، جوتے، گھر کا سامان، اناج، موٹر سائیکل، گاڑی، فرج، واشنگ مشین وغیرہ جبکہ زیر استعمال ہوں۔

فتاوی عالمگیریہ میں ہے: ﴿ومنها فراغ المال﴾ عن حاجته الأصلية فليس فی دور السكنى وثياب البدن وأثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة، وكذا طعام أهله۔ ترجمہ: وجوبِ زکوۃ کیلئے مال کا حاجتِ اصلیہ سے خالی ہونا ضروری ہے لہذا رہائش کیلئے مکان، بدن ڈھانپنے کیلئے کپڑے، گھریلو سامان، جانور سواری کا، خدمت کے غلام اور ہتھیار پر زکوۃ نہیں، اسی طرح گھر والوں کے اناج پر زکوۃ نہیں۔

(ہندیہ، کتاب الزکوۃ، ج1، ص172، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16ذوالحجۃ الحرام 1445ھ/23جون 2024ء





مضاربت میں زکوۃ وقربانی کے احکام

سوال : زید نے چند لوگوں کے مال سے مضاربت کے طور پر کاروبار شروع کیا ہے وہ جو کماتا ہے اس میں سے کچھ سیونگ نہیں ہوتی کیا زید پر زکوۃ وقربانی واجب ہے جبکہ وہ کرایے کے گھر میں رہتا ہے نیز مضاربت کے مال پر زکوۃ کون دے گا اور قربانی کس پر واجب ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مضاربت میں زید نے جن لوگوں سے مال لیا ہے راس المال(capital) کے مالک وہی لوگ ہیں۔ نیز مضاربت میں اگر کوئی نفع ہوا ہے تو اس میں زید اور جن لوگوں کا سرمایہ ہے وہ سب طے شدہ تناسب کے اعتبار سے شریک ہیں لہذا زکوۃ کا سال مکمل ہونے پر اور ایامِ قربانی میں ہر فریق اپنی ملکیت میں موجود مال کو نصاب میں شامل کرے گا اور شرائط پائی جائیں تو زکوۃ وقربانی واجب ہونگی۔ در مختار میں ہے: ﴿وَ﴾ لا من ﴿مال مضاربة﴾ إلا أن يربح المضارب فيعشر نصيبه إن بلغ نصابا۔ ترجمہ: عاشر مالِ مضاربت کی زکوۃ مضارب سے وصول نہیں کرے گا ہاں مضارب کو نفع ہوا ہے اور وہ نصاب کو پہنچتا ہے تو وصول کرے گا۔(شامی، کتاب الزکوۃ، ج2، ص316، بیروت) ہدایہ میں ہے: لأنه ليس بمالك ولا نائب عنه في أداء الزكاة۔ ترجمہ: مضارب سرمائے کا مالک نہیں ہے نہ انویسٹرز کی طرف سے زکاۃ کی ادائیگی میں وکیل ہے۔(فتح القدیر، کتاب الزکوۃ، ج2، ص231، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

12 شوال المکرم 1445ھ/21اپریل2024ء





حج وعمرہ







احرام میں لنگوٹ، ڈائپر یا انڈر وئیر پہننا

سوال: ایک بھائی ہے اسکے مثانے سے ہلکا ہلکا ریشہ آتا ہے وہ عمرے پر جانا چاہتا ہے وہ احرام کے اندر سے کوئی چیز پہن کر عمرے پر جا سکتا ہے تاکہ اسکا احرام خراب نہ ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ احرام میں مرد کیلئے انڈر وئیر یا ڈائپر (چاہے ٹیپ سے چپکنے والا ہو یا انڈر وئیر کی طرح کا ہو) پہننے کی اجازت نہیں ہے کہ حالتِ احرام میں مرد کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے اور انڈر وئیر والا ڈائپر بھی صورتا سلا ہوا ہی ہوتا ہے جسے معتاد انداز میں پہنا جاتا ہے جبکہ ٹیپ والا ڈائپر حکما سلا ہوا شمار ہو گا کہ اسے بھی معتاد انداز میں ہی پہنا جاتا ہے۔ سلا ہوا کپڑا بارہ گھنٹے تک پہننے سے دم لازم ہوتا ہے اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوتا ہے۔ ہاں بے سلا لنگوٹ حالتِ احرام میں پہنا جا سکتا ہے کہ یہ لبس مخیط بروجہ معتاد (عادتا سلے ہوئے لباس کو پہننے) میں شمار نہیں ہوتا۔

تاہم یاد رہے کہ نجاست نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا اور بے وضو طواف کرنا جائز نہیں ہو گا۔ اسی طرح طواف کی حالت میں نجاست سے پاک ہونے کی تاکید ہے۔

تبیین شرح کنز میں ہے: ﴿أو لبس مخیطا۔۔۔﴾ یعنی یجب الدم۔۔۔إذا کان یوما کاملا۔۔۔ ولو ارتدی بالقمیص أو اتشح به أو اتزر به أو بالسراویل فلا بأس به، ولا یلزمه شیء۔۔۔ أی وإن کان اللبس والتغطیة أقل من یوم تصدق لقصور الجنایة۔ ترجمہ: ایک پورے دن تک سلا ہوا لباس پہننے کی صورت میں دم لازم آئے گا۔ ہاں اگر اس نے قمیص کو چادر کی طرح پہنا یا ایک کندھے سے ڈال کر دوسری بغل سے نکال کر باندھا یا اسکا یا شلوار کا تہبند بنایا تو کوئی حرج نہیں نہ کچھ لازم۔ اور اگر سلا ہوا کپڑا پہننا یا سر ڈھانپنا ایک دن سے کم ہو تو جنایت میں کمی کیوجہ سے صدقہ لازم ہو گا۔

(تبیین شرح کنز، کتاب الحج، ج2، ص53، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 28 مئی 2024ء







احرام کھول کر نہانا

سوال : کیاحاجی احرام کی حالت میں گرمی کی شدت کیوجہ سے نہاناچاہے تواحرام کھول کر نہاسکتاہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ احرام میں نہانا،اسکے لئے احرام کی چادریں کھولنا،انھیں تبدیل کرنایہ سب جائزہے کہ احرام والے کوسلے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت نہیں ہوتی نہ یہ کہ اس پرہر وقت احرام کی چادریں پہنے رکھناضروری ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:عن ابن عباس أنه دخل حمام الجحفة وهو محرم ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ حالت احرام میں جحفہ کے حمام میں داخل ہوئے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج،ج8،ص435،حدیث:15445،ریاض)

بخاری شریف میں ہے:وقال إبراهيم لا بأس أن يبدل ثيابه۔ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ محرم کیلئے کپڑے بدلنے میں حرج نہیں جانتے تھے۔

(بخاری، کتاب الحج، مایلبس المحرم،ج2،ص137،بیروت)

فتح باب العنایہ میں ہے:﴿لا الاستحمام﴾ أي لا يجب أن يتقي المحرم استعمال الماء الحار ودخول الحمام، لما في الصحيحين من حديث عبد الله بن حنين۔ ترجمہ:احرام کی حالت میں گرم پانی کے استعمال یاحمام میں داخل ہونے سے بچناواجب نہیں ہے جیساکہ بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن حنین والی حدیث پاک ہے۔

(فتح باب العنایہ، کتاب الحج1،ص634،بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

15ذوالقعدۃ الحرام1445ھ/24مئی2024ء







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

احرام میں ہاتھ پیر کی انگلیوں کا ٹوٹا ہوا ناخن نکال لینا

سوال: حج کرنے سے پہلے پاؤں کا آدھا ناخن کٹا ہوا تھا پھر دورانِ حج وہ کٹتے کٹتے بالکل آخر کونے تک پہنچ گیا اسکو میں نے پھر ہاتھ سے بالکل نکال دیا اب دم کے بارے میں کیا حکم ہے؟

User ID: An Majeed

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ احرام میں ناخن کاٹنا منع ہے اس سے کفارہ لازم آتا ہے تاہم ٹوٹا ہوا ناخن نکال لینا جائز ہے اس صورت میں کچھ واجب نہیں۔

ہدایہ میں ہے: قال: ﴿وإن انكسر ظفر المحرم وتعلق فأخذه فلا شيء عليه﴾ ؛ لأنه لا ينمو بعد الانكسار فأشبه اليابس من شجر الحرم۔ ترجمہ: اگر احرام والے کا ناخن ٹوٹ گیا اور اٹکا ہوا ہے اس نے اتار لیا تو کچھ واجب نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ٹوٹنے کے بعد اس نے بڑھنا نہیں تھا تو یہ حرم کے اُس درخت کی طرح ہو گیا جو سوکھ گیا ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الحج، باب الجنایات، ج3، ص40، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

04 شعبان المعظم 1445ھ/16 فروری 2024ء




عورت کا احرام میں سر کے مسح کیلئے سر کھولنا

سوال: عورت احرام کی حالت میں ہو اور وضو کی حاجت ہو تو سر کا مسح کرتے وقت احرام کھولنا جائز ہے یا دوپٹہ کے اوپر سے مسح کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالتِ احرام میں ہونے سے مراد احرام کی نیت کر لینا ہے نہ یہ کہ کوئی خاص کپڑے پہنے رکھنا واجب ہے ہاں اس حالت میں بعض قسم کا لباس پہننا جائز نہیں ہوتا جسکی خلاف ورزی پر کفارہ لازم آتا ہے لیکن احرام کی حالت باقی رہتی ہے۔ عورت کو حالتِ احرام میں چہرہ اس طرح ڈھکنا منع ہے کہ کوئی چیز اس کے چہرہ سے متصل ہو۔ لیکن ایسا نہیں کہ اسے احرام کی نیت کے بعد کپڑے اتارنا، تبدیل کرنا جائز نہ ہو۔ لہذا وضو میں دوپٹہ اتارنا بلکہ غسل کیلئے کپڑے اتارنا بھی جائز ہے۔

بخاری شریف میں ہے: وقال ابراھیم لا باس ان یبدل ثیابہ۔ ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ محرم کیلئے کپڑے بدلنے میں حرج نہیں جانتے تھے۔ (بخاری، کتاب الحج، مایلبس المحرم، ج2، ص137، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

17 محرم الحرام 1446ھ/23 جولائی 2024ء





عمرہ کرنے کے بعد حج قران کرنا

سوال: ایک شخص تین ذوالحجہ کو مکہ میں صرف عمرہ کرنے کے بعد احرام کی پابندیوں سے نکل جاتا ہے تو کیا اسکے بعد 7 ذوالحجہ کو میقات سے حج قران کا احرام باندھ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آفاقی شخص میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں عمرہ مکمل کرلے اور پھر المامِ صحیح نہ ہو یعنی احرام کھلنے کے بعد اپنے وطن نہ لوٹے اور اسی سال حج کرے تو اسکا حج تمتع ہی ہوگا لہذا اب صرف حج کا احرام ہی باندھ سکتا ہے۔ ہاں جب عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی عمرہ کے طواف کے چار چکر نہیں ہوئے تھے تو اس سے پہلے قران کی نیت کرسکتا تھا۔

بحر الرائق میں ہے: حاصله أنه إن ألم بينهما بأهله إلماما صحيحا بطل تمتعه وإلا فلا۔ ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ اگر عمرہ وحج کے مابین اہل کی طرف المامِ صحیح پایا گیا تو ہی تمتع باطل ہوگا ورنہ نہیں۔ (بحر الرائق مع منحہ، ج2، ص390، دار الکتاب الاسلامی)

درمختار میں ہے: (والقران)۔۔۔شرعا (أن يهل) أي يرفع صوته بالتلبية (بحجة وعمرة معا) حقيقة أو حكما بأن يحرم بالعمرة أولا ثم بالحج قبل أن يطوف لها أربعة أشواط۔ ترجمہ: قران کا شرعی معنی ہے کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہہ کر حج وعمرہ کے احرام کی اکٹھی نیت کرے چاہے حقیقۃ ہو یا حکما جیسے اولا تو عمرہ کا احرام ہی باندھا تھا لیکن طواف کے چار چکر لگانے سے پہلے حج کے احرام کی بھی نیت کرلی۔ (فتاوی شامی، کتاب الحج، ج2، ص530، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/30 مئی 2024ء






عمرہ کرنے کے بعد حج افراد کرنا

سوال: ایک شخص پاکستان سے 3 ذوالحجہ کو مکہ جاکر عمرہ کرتا ہے اور 7 ذوالحج تک مکے میں ہی قیام کرنے کے بعد میقات جاکر حج افراد کا احرام باندھ کر طوافِ قدوم کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر اسکا احرام کھول کر وطن نہ جائے پھر اسی سال حج کرے تو اسکا یہ حج تمتع کہلاتا ہے لہذا مذکورہ شخص جب مکہ میں ہی رہا تو الماِم صحیح نہ ہوا اسکا حج تمتع ہی ہوگا اور اس پر حج کی قربانی واجب ہوگی۔ نیز جب یہ مکہ میں تھا تو اس پر حرم میں ہی حج کا احرام باندھنا لازم تھا احرام باندھنے کیلئے میقات سے باہر گیا تو دم لازم آئے گا تاہم وقوف عرفہ سے پہلے مکہ واپس آگیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ نیز متمتع کیلئے طوافِ قدوم مسنون نہیں۔

شرح وقایہ میں ہے: ﴿کوفی حل من عمرته فیها﴾: أي في أشهر الحج، ﴿وسكن بمكة، أو بصرة، وحج فهو متمتع﴾: لأن السفر الأول لم ينته برجوعه إلى البصرة، فصار كأنه لم يخرج من الميقات۔ ترجمہ: کوفہ والا حج کا مہینوں میں عمرہ کے احرام سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی مقیم رہتا ہے یا بصرہ چلا جاتا ہے پھر حج کرتا ہے تو یہ حج تمتع کرنے والا ہے کہ بصرہ جانے سے بھی اسکا پہلا سفر ختم نہ ہوا تو گویا کہ یہ میقات سے ہی نہ نکلا۔ (شرح وقایہ، کتاب الحج، ج2، ص272، مکتبہ شاملہ)

بہار شریعت میں ہے: اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو حِل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے۔ یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لیے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آگیا تو ساقط ہو گیا۔ (بہار شریعت، حج تمتع کا بیان، ج1، ص1166، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/28 مئی 2024ء







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مکہ جانے والا مسافر ہوگا یا مقیم

سوال: عمرہ کرنے لوگ 18 یا 21 دن کیلئے جاتے ہیں تو قصر نماز پڑھیں گے یا پوری؟ کیونکہ دس دن مکہ میں اور کچھ دن مدینہ میں رہتے ہیں اس دوران 300 سے 400 کلومیٹر کی مسافت پر زیارات کرنے بھی جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص پاکستان سے مکہ جارہا ہے وہ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی شرعی مسافر بن جائے گا اور قصر نماز پڑھے گا۔اب اگر اسکی مستقل پندرہ دن مکے میں رہنے کی نیت ہے جس میں رات میں مکہ میں ہی رہے گا دن میں اگرچہ زیارات پر جائے گا لیکن وہ مکہ سے بانوے کلومیٹر سے زائد فاصلے پر نہیں ہونگی تو یہ مقیم ہوگا اور اس پر پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔اور اگر 15 دن مستقل مکے میں رہنے کی نیت نہیں ہے یا درمیان میں ایک رات کہیں اور گزارنے کی نیت ہے یا درمیان میں 92 کلومیٹر کے فاصلے پر کسی زیارت کیلئے جانے کی نیت ہے تو مقیم نہ ہوگا لھذا قصر نماز ہی پڑھے گا۔ کنز میں ہے: من جاوز بیوت مصرہ مریدا سیرا وسطا ثلاثۃ أیام۔۔۔قصر الفرض الرباعی۔(تبیین شرح کنز، کتاب الصلوۃ، صلوۃ المسافر، ج1، ص209، دار الکتاب الاسلامی) حاشیہ طحطاوی میں ہے: وقد مر أن وطن الإقامۃ یبطل بالسفر۔(حاشیہ طحطاوی، کتاب الصلوۃ صلوۃ المسافر، ص430، بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے: کسی خاص جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت الہ آباد میں کرلی ہے تو اب الہ آباد وطن اقامت ہوگیا نماز پوری پڑھی جائے گی جب تک وہاں سے تین منزل کے ارادہ پر نہ جاؤ۔۔۔الہ آباد میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کی اور ساتھ ہی یہ معلوم تھا کہ ان میں ایک شب دوسری جگہ ٹھہرنا ہوگا تو یہ پورے پندرہ دن کی نیت نہ ہوئی اور سفر ہی رہا اگرچہ دوسری جگہ ۔۔۔ تین چار ہی کوس کے فاصلہ پر ہو۔(فتاوی رضویہ، ج8، ص251، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/25 مئی 2024ء



نکاح وطلاق







تین مہینے کیلئے نکاح کرنا

سوال: میرا جس لڑکے سے رشتہ طے ہونا تھا اس نے کہا کہ ہم چھپ کو تین ماہ کیلئے نکاح کر لیتے ہیں گھر والے مان گئے تو ٹھیک ورنہ تم بھی کہیں اور شادی کر لینا ہم نے تین بالغ لڑکوں کی موجودگی میں قران پر ہاتھ رکھ کر یہ شرط رکھی کہ تین ماہ کیلئے نکاح کر رہے ہیں لڑکے نے کہا مجھے منظور ہے اور پھر ہم نے تین چار منٹ بعد گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کر لیا تو کیا ہمارا نکاح ہوا تھا یا نہیں؟

User ID: Group Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس طرح عشق و معشوقی کرنا کئی گناہوں کا مجموعہ ہونے کے ساتھ والدین کی ذلت کا سبب ہے جسکا انجام سوائے رسوائی کے کچھ نہیں۔ بیان کی گئی صورت میں نکاح باطل ہے کہ یہ موقت نکاح ہے اور شرع میں مخصوص وقت تک نکاح نہیں ہوتا۔ اور اس طرح ایک باطل عقد میں قران لانا اور زیادہ قبیح عمل ہے۔ پھر اگر نکاح غیر مؤقت بھی ہو تو یوں والدین کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں بھی نکاح جائز نہیں ہوتا۔

ہدایہ میں ہے:﴿والنكاح المؤقت باطل﴾ مثل أن يتزوج امرأة بشهادة شاهدين إلى عشرة أيام۔ ترجمہ: گواہوں کے سامنے دس دن کیلئے عورت سے نکاح کرنا نکاح موقت ہے جو باطل ہے۔ (فتح القدیر، کتاب النکاح،، ج3، ص248، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24 شوال المکرم 1445ھ/03 مئی 2024ء







ممانی سے نکاح

سوال : مجبوری کی وجہ سے کیا کوئی آدمی ممانی سے نکاح کر سکتا ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ماموں کی زوجہ ممانی غیر محرم ہے جس سے پردہ بھی لازم ہے اورعدت کے بعد اس سے نکاح بھی جائزہے۔قران پاک میں حرمت والے رشتے بیان کرنے کے بعد ہے: وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ۔ ترجمہ: بیان کردہ حرام عورتوں کے علاوہ تمھارے لئے حلال ہیں۔(القران، النساء، آیت: 24)

فتاوی رضویہ میں ہے: چچی اور ممانی سے بھی نکاح جائز ہے۔(فتاوی رضویہ، کتاب النکاح، ج 11، ص 464، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

24 شعبان المعظم 1445ھ/06 مارچ 2024ء







الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوتیلی نانی دادی سے نکاح

سوال: کیا سوتیلی نانی سے نکاح جائز ہے اور دادا کی دوسری بیوی سے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نانا دادا کی زوجات محرم ہیں ان سے نکاح جائز نہیں ہے۔

قرانِ پاک میں ہے: ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء۔ ترجمہ: جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ان سے نکاح نہ کرو۔(القران، النساء، آیت: 22)

بحر الرائق میں ہے: ﴿قوله وامرأة أبيه وابنه وإن بعدا﴾ أما حليلة الأب فبقوله تعالى {ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم من النساء} [النساء: 22] فتحرم بمجرد العقد عليها۔ ترجمہ: اصول وفروع کی بیویاں بھی حرام ہیں۔۔۔اور محض عقدِ نکاح سے ہی یہ حرام ہو جاتی ہیں۔(بحر الرائق مع منحۃ الخالق، ج3، ص100، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

26 شعبان المعظم 1445ھ/07 مارچ 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

زوجین میں ناچاقی ہو تو صلح کون کروائے

سوال: نکاح میں جو گواہ ہوتے ہیں کیا ان پر واجب ہے کہ جب میاں بیوی کا جھگڑا ہو تو انکی صلح کروائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسا نہیں کہ نکاح کے گواہوں پر ہی میاں بیوی کے درمیان ناچاقی صورت میں صلح کروانا شرعا لازم ہو۔ہاں یہ کام دونوں طرف کے قریبی رشتہ داروں کا ہے کہ وہ صلح کی ہر ممکن کوشش کریں۔قران پاک میں ہے:وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ-اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا۔ترجمہ:اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک مُنْصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنْصِفْ عورت کے گھر والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔(القران،النساء،35)روح المعانی میں ہے: فابْعَثُوا أی وجهوا وأرسلوا إلى الزوجين لإصلاح ذات البين حَكَماً أی رجلا عدلا عارفا فأحسن السياسة والنظر فی حصول المصلحة مِنْ أَهْلِهِ أی الزوج، ---وَحَكَماً آخر على صفة الأول مِنْ أَهْلِها أی الزوجة، وخص الأهل لأنهم أطلب للصلاح وأعرف بباطن الحال وتسكن إليهم النفس فيطلعون على ما فی ضمير كل من حب وبغض، وإرادة صحبة، أو فرقة وهذا على وجه الاستحباب، وإن نصبا من الأجانب جاز۔صراط الجنان میں ہے:دونوں کے خاندان کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو مُنصِف مقرر کر لیا جائے،اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ چونکہ رشتے دار ایک دوسرے کے خانگی معاملات سے واقف ہوتے ہیں،فریقَین کو ان پر اطمینان ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں کوئی جھجک بھی نہیں ہوتی،یہ منصف مناسب طریقے سے ان کے مسئلے کا حل نکال لیں گے۔(صراط الجنان،ج2،سورہ نساء،ایت 35،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

06شعبان المعظم 1445ھ/17فروری 2024ء







تلاق کہنے سے طلاق

سوال : زید نے طلاق کی جگہ لفظ تلاق لکھا یا بولا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لفظِ تلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ اور اردو میں تو ویسے بھی طاء اور تاء کا وہ فرق نہیں ہے جو عربی میں ہوتا ہے۔

ہندیہ میں ہے: رجل قال لامرأته ترا تلاق. هاهنا خمسة ألفاظ. تلاق وتلاغ وطلاغ وطلاك وتلاك عن الشيخ الإمام الجليل أبي بكر محمد بن الفضل - رحمه الله تعالى - أنه يقع وإن تعمد وقصد أن لا يقع ترجمہ: کسی نے اپنی بیوی کو یہ پانچ الفاظ کہے تلاق، تلاغ، طلاغ، طلاک، تلاک تو امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ جان بوجھ کر طلاق نہ ہونے کے ارادے سے کہے طلاق ہو جائے گی۔ (ہندیہ، کتاب الطلاق، ج 1، ص 357، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: یونہی وہ الفاظ جو کچی زبان والے کہتے ہیں، مثلاً تلاق، تلاک، تلاغ، تلاکھ، تلاخ، تلاّکھ، تلاّخ۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الطلاق، ج 12، ص 537، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 رجب المرجب 1445ھ / 13 جنوری 2024ء







بیوی طلاق کے پیپر زنہ بھی دیکھے طلاق ہوگئی

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں عدالت کے ذریعے بھجوادیں بیوی نے کھول کر نہیں دیکھیں تو کیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ شخص نے جس وقت طلاق کے الفاظ کہے یا طلاق لکھی یا اس کے کہنے پر جب لکھی گئی طلاق ہو جائے گی اگرچہ یہ بیوی کو نہ بھیجے یا وہ کھول کر نہ دیکھے یا بغیر پڑھے پھاڑ دے۔ ہاں اگر کوئی شرط اس میں موجود تھی کہ جب سے تمھیں ملے اس وقت سے طلاق تو اسی کیمطابق طلاق پڑے گی۔

بحر الرائق میں ہے: غیر الاخرس یقع طلاقه بکتابته اذا کان مستبینا لا ما لا یستبین فان کان علی وجه الرسم لا یحتاج الی النیة ولا یصدق فی القضاء انه عنی تجربة الخط رسمها ان یکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد اذا وصل الیك کتابی فانت طالق فان کان معلقا بالاتیان الیها لا یقع الا به، وان لم یکن معلقا وقع عقیب الکتابة۔

(بحر الرائق، کتاب الطلاق، ج 3، ص 267، دار الکتاب الاسلامی) جد الممتار میں ہے: والامر بالکتابة الی المراة یحتمل الاقرار ویحتمل التوکیل بانشاء الطلاق بالکتابة، والتوکیل اولی فھو المتعین، فلا یثبت الطلاق ما لم یکتب۔ (جد الممتار، کتاب الطلاق، ج 5، ص 20، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

01 رجب المرجب 1445ھ / 13 جنوری 2024ء







طلاق کی عدت میں شوہر وفات پاگیا

سوال: شوہر نے بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں اور عورت اپنے میکے میں عدت گزار رہی ہو جس میں شوہر وفات پاجائے تو اب عدت 90دن ہو گی یا130 دن؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غیر حاملہ کیلئے طلاق کی عدت تین کامل ماہواریاں ہوتی ہیں نہ کہ 90دن ہاں نابالغہ وآئسہ (55سال کی) کی عدت تین ماہ ہے نیز کوئی مانع موجود نہ ہو تو شوہر ہی کے گھر میں عدت گزارنا لازم ہوتا ہے۔

اگر طلاق کی عدت میں شوہر وفات پاجائے تو درج ذیل احکام ہونگے۔ایک یا دو طلاقیں رجعی تھیں تو اب وہ وفات کی عدت ہی گزارے گی جو وقت وفات سے چارہ ماہ دس دن ہے۔اور اگر شوہر نے صحت کی حالت میں ایک یا دو بائن طلاقیں یا تین طلاقیں دی تھیں تو طلاق کی عدت ہی پوری کرے گی اور اگر مرض الموت کی حالت میں یہ طلاقیں دی تھیں تو طلاق یا وفات میں سے جو عدت دیر سے گزرے جب تک عدت شمار ہو گی۔

بحر میں ہے:وعدة المطلقة بائنا فی مرض موته بغیر رضاها عدة الوفاة وعدة الطلاق ---وفی المجتبی یعنی بأبعد الأجلین-- قیدنا بکونه بائنا؛ لأنه لو طلقها رجعیا ` فعدتها عدة الوفاة سواء طلقها فی الصحة أو فی المرض بطریق انتقال عدة الطلاق إلی عدة الوفاة --- وقیدنا بکونه فی مرض موته؛ لأنه لو طلقها بائنا فی صحته لم تنتقل ولا ترث۔ مرض الموت میں شوہر سے بغیر رضامندی طلاق بائنہ پانے والی کی عدت وفات اور طلاق دونوں کی ہے مجتبی میں ہے یعنی جو دیر سے ختم ہو۔طلاق بائن کی قید لگائی کہ طلاق رجعی ہو تو اسکی عدت وفات کے بعد سے چار ماہ دس دن ہے چاہے حالتِ صحت میں طلاق دی تھی یا مرض میں کہ اب عدت طلاق عدت وفات میں منتقل ہو جائے گی۔اور مرض الموت میں طلاق بائنہ کی قید لگائی کہ حالتِ صحت ہو تو وفات کی عدت نہیں ہو گی۔(بحر الرائق، کتاب العدۃ، ج4، ص148، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

22محرم الحرام1446ھ/29جولائی2024ء



قسم ومنت





دوست سے صلح نہ کرنے کی قسم کھانا

سوال: اگرکسی شخص نے مسجد میں کھڑے ہوکر قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ اپنے دوست سے صلح نہیں کرے گا مگر بعد میں صلح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان سے بلاوجہ شرعی تعلق توڑنا ناجائز ہے اور اس گناہ پر قسم کھانا بھی ناجائز ہے ایسی قسم کے بارے میں حکم یہ ہے کہ قسم توڑ کر یعنی صلح کرکے قسم کا کفارہ ادا کردے۔ ہاں تعلق توڑنے کی کوئی شرعی وجہ تھی تو تعلق توڑنے کا گناہ نہیں، اب بھی قسم توڑ کر کفارہ دے سکتا ہے۔ ہاں اگر ایسا کرنا شرعا واجب تھا مثلا کوئی بدمذہب ہوگیا تو اب تو تعلق بنانا جائز نہیں۔ بخاری شریف میں ہے: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لا یحل لرجل أن یھجر أخاہ فوق ثلاث لیال، یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا، وخیرھما الذی یبدأ بالسلام ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق چھوڑنا جائز نہیں کہ دونوں ملیں تو یہ بھی اعراض کرے وہ بھی اعراض کرے اور ان میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب الھجرۃ، ج8، ص21، حدیث: 6077، بولاق مصر) مرقاۃ میں ہے: وھو أعم من أخوۃ القرابۃ والصحابۃ ترجمہ: لفظِ بھائی میں رشتہ دار اور دوست سب شامل ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الاداب، ج8، ص3146، حدیث: 5027، دار الفکر) بحر الرائق میں ہے: ﴿قولہ: ومن حلف علی معصیۃ ینبغی أن یحنث﴾ ۔۔۔ أی یجب علیہ الحنث ل۔۔۔حدیث البخاری أیضا «وإذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیرا منھا فأت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک»۔ ترجمہ: جو گناہ کرنے کی قسم کھائے تو اس پر قسم توڑنا واجب ہے کہ بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے جو کوئی قسم کھائے پھر اسکے غیر میں بھلائی دیکھے تو اسے بجالائے اور قسم کا کفارہ دے دے۔ (بحر الرائق، کتاب الایمان، ج4، ص316، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

07 شعبان المعظم 1445ھ/19 فروری 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

یمین فور کی تعریف

سوال : یمین فی الفور کی تعریف اور اسکا حکم کیا ہے؟

User ID: Hafiz Ikram

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یمین فور سے مراد وہ قسم ہے جس میں کسی کام کو فورا کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے لہذا اگر فورا اس فعل کو کیا جائے تو قسم کے احکام جاری ہونگے مثلا کسی کے ناشتے کیلئے بلانے پر اس نے کہا خدا کی قسم نہیں کروں گا۔

بہار شریعت میں ہے: اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فورا وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کررہی ہے اس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اوس نے کہا اگر تونے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اوس وقت اوس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اوس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اوس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جاکر اوسی روز ناشتہ کیا ہو۔ (بہار شریعت، ج2، ص302، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 محرم الحرام 1446ھ/22 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

کلمہ شریف کی قسم اور اسکا کفارہ

سوال: اگر کلمہ شریف کی قسم کھائی تو اسکا کفارہ کیا ہے؟

User ID: Don Bandesha

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کلمہ شریف کی قسم بھی شرعی قسم ہے اور زمانہ مستقبل (future) میں کسی کام کے نہ کرنے پر ان الفاظ سے قسم اٹھائی کہ لاالہ الااللہ میں فلاں کام نہیں کرونگا پھر اسکا برخلاف کیا تو قسم ٹوٹ گئی جسکا کفارہ دس مساکین کو صبح شام کا کھانا دینا ہے یا متوسط کپڑے دینا ہے یا دس شرعی فقیر کو فی کس 1920 گرام گندم یا اسکی قیمت دے دینا ہے۔ایک ہی شرعی فقیر کو اگر دس دن تک اتنی رقم دے دی گئی تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا ایک دن میں ایک شرعی فقیر کو دس صدقہ فطر کی رقم نہیں دے سکتے۔ہاں جو مذکورہ کفارہ دینے سے عاجز ہو تو تین مسلسل روزے رکھے گا۔ بہار شریعت میں معتبر الفاظِ قسم میں یہ جملہ بھی ہے: لاالہ الااللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔(بہار شریعت، قسم کا بیان، ج2، ح9، ص304، مکتبۃ المدینہ) شامی میں ہے: العرف معتبر فی الحلف بالصفات۔ ترجمہ: صفاتِ باری تعالی کے ساتھ قسم اٹھانے میں عرف کا اعتبار ہے۔(شامی، کتاب الایمان، ج3، ص715، بیروت) مزید ہے: ﴿وکفارتہ﴾---﴿تحریر رقبۃ أو إطعام عشرۃ مساکین﴾---﴿أو کسوتھم بما﴾ یصلح للأوساط--﴿وإن عجز عنھا﴾ کلھا ﴿وقت الأداء﴾---﴿صام ثلاثۃ أیام ولاء﴾۔(ص727)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

02 ذوالحجۃ المکرمہ 1445ھ/09 جون 2024ء







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قسم کا کفارہ اسے دے سکتے ہیں جسے زکوۃ لگے

سوال: قسم کا کفارہ کیا ہے کیا یہ اسے دے سکتے ہیں جسے زکوۃ دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قسم کے کفارہ میں اختیار ہے کہ دس مساکین کو صبح شام کا کھانا کھلایا جائے یا متوسط کپڑے دیے جائیں یا پھر دس شرعی فقیر کو فی کس 1920 گرام گندم یا اسکی قیمت دی جائے۔ جنہیں زکوۃ دے سکتے ہیں انھیں قسم کا کفارہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ ہاں جو مذکورہ کفارہ دینے سے عاجز ہو تو تین مسلسل روزے رکھے گا۔ درمختار مع شامی میں کفارہ ظہار کے بارے میں ہے: ﴿ستين مسكينا﴾ ولو حكما" أي فإن الفقير مثله. وفي القهستاني: وقيد المسكين اتفاقي لجواز الصرف إلى غيره من مصارف الزكاة اه"۔ ترجمہ: مسکین اگرچہ حکمی ہو یعنی فقیر بھی اسی کی مثل ہے اور قہستانی میں ہے کہ ظہار کے کفارے میں مسکین کی قید اتفاقی ہے کہ دیگر مصارف زکوۃ کو دینا بھی جائز ہے۔ (شامی، کتاب الظھار، ج3، ص478، بیروت)

مزید ہے: إطعام عشرة مساكين﴾ كما مر في الظهار۔ ترجمہ: قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے اسی طرح جیسے ظہار میں گزرا۔ (کتاب الایمان، ج3، ص727) مزید ہے: ﴿وكفارته﴾۔۔۔ ﴿تحرير رقبة أو إطعام عشرة مساكين﴾۔۔۔ ﴿أو كسوتهم بما﴾ يصلح للأوساط۔ ﴿وإن عجز عنها﴾ كلها ﴿وقت الأداء﴾۔۔۔ ﴿صام ثلاثة أيام ولاء﴾۔ (ص727)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

22 محرم الحرام 1446ھ/30 جولائی 2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

منت کے نوافل بیٹھ کر پڑھنا

سوال: کیا منت کے نوافل کے لئے قیام فرض ہے؟

User ID: Syed Muhammad Junaid

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منت کے نوافل کو اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا ہی واجب ہے ورنہ مطلق منت مانی تو اختیار ہے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں تاہم سواری پر نہیں پڑھ سکتے۔

ہندیہ میں ہے: نذر أن یصلی رکعتین فصلاھما قاعدا جاز وعلی الدابۃ لا کذا فی السراجیۃ، ولو نذر أن یصلی قائما یلزمہ قائما ویکرہ الاعتماد علی شیء کذا فی محیط السرخسی۔ ترجمہ: اگر دو رکعات پڑھنے کی منت مانی تو بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے ہاں سواری پر جائز نہیں اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا ہی لازم ہے اور کسی چیز سے ٹیک لگانا مکروہ ہے۔(ہندیہ، کتاب الصلوۃ، السنن والنوافل، ج1، ص115، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

04 رمضان المبارک 1445ھ/15 مارچ 2024ء





اللہ کے نام کی چیزیں صدقہ کرنے کی منت

سوال: میں نے کچھ دن پہلے منت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اللہ کے نام کی کھانے والی چیزیں لیکر لوگوں کو بانٹ کر خیرات کروں گا اب میرا کام ہو گیا ہے اور میں ان پیسوں کو مسجد میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ کے نام پر کھانے کی چیزیں خرید کر بانٹنے کی منت شرعی منت ہے اسے مسجد میں نہیں دے سکتے بلکہ شرعی فقراء پر ان چیزوں کو یا اور کھانے پینے کی چیزوں کو یا اتنی ہی رقم کو تصدق کرنا ہو گا۔

بحر میں ہے: وفی أنه یلزمه الوفاء بأصل القربة التی التزمها لا بكل وصف التزمه لما قدمناه أنه لو عین درهما، أو فقیرا أو مكانا للتصدیق، أو للصلاة فإن التعیین لیس بلازم (بحر الرائق، کتاب الایمان، ج4، ص321، دار الکتاب الاسلامی)

بہار شریعت میں ہے: اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس ۱۰ روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلہ وغیرہ دس ۱۰ روپے کا خیرات کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔ (بہار شریعت، منت کا بیان، ج2، ص319، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 رجب المرجب 1445ھ / 18 جنوری 2024ء



خریدوفروخت







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کوئی مہنگی چیز خرید رہا ہو اسکو کہنا کہ میرے ذریعے خرید و

سوال: اگر ایک بندا ایک چیز تین ہزار کی خرید رہا ہے میں اس سے ڈائریکٹ رابطہ کر کے دو ہزار کی چیز بکوا سکتا ہوں؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر طرفین تین ہزار کی قیمت پر متفق ہو چکے صرف ایجاب و قبول یا سامان اٹھا کر پیسے دینا ہی باقی رہ گیا تو اب آپکا دو ہزار کی آفر کر کے معاہدہ نہ ہونے دینا مکروہ و ممنوع ہے کہ اس سے حدیث پاک میں ممانعت ہے۔ ہاں اگر اس شے کی مارکیٹ ویلیو تین ہزار نہ ہو دو ہزار ہی ہو تو یہ غبنِ فاحش (بہت زیادہ دھوکے) کی صورت ہے اب آپکا اسے بتا دینا بھی جائز ہے بلکہ ایسی صورت میں خریداری کے بعد بھی خریدار کو چیز واپس کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

در مختار میں ہے: ﴿والسوم علی سوم غیرہ﴾ ۔۔۔ وھذا ﴿بعد الاتفاق علی مبلغ الثمن﴾۔ ترجمہ: کسی کے بھاؤ پر اپنا بھاؤ لگا دینا مکروہ ہے جبکہ وہ ایک قیمت پر متفق ہو چکے ہوں۔ (شامی، کتاب البیوع، بیع فاسد، ج5، ص102، بیروت)

شامی میں ہے: أن یتراضیا علی ثمن سلعة فیقول آخر أنا أبیعك مثلها بأنقص من هذا الثمن۔ ترجمہ: دونوں سامان کی ایک قیمت پر متفق ہو چکے اب دوسرا کہے میں یہی چیز تمہیں اس سے کم قیمت پر بیچوں گا۔ (ایضا) در مختار میں ہے: ﴿ویفتی بالرد﴾۔ ترجمہ: غبنِ فاحش میں شے لوٹانے کے اختیار پر فتوی ہے۔ (شامی، بیع مرابحہ، ج5، ص142، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

29 رمضان المبارک 1445ھ / 09 اپریل 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ڈیفنس سرٹیفکیٹ(defence certificate)

سوال: قومی بچت کے تحت ملنے والے ڈیفنس سرٹیفکیٹ لینا کیسا ہے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قومی بچت(national savings)کے سرٹیفکیٹ خرید نا شرعا جائز نہیں ہے۔اس سکیم کے تحت ملنے والے ڈیفنس سرٹیفکیٹ میں جمع کرائی گئی رقم کی حیثیت قرض کی سی ہوتی ہے اور یہ سرٹیفکیٹ قرض کی رسید ہوتے ہیں۔ نیزان سرٹیفکیٹ پر رقم(amount)اور ادائیگی کی مدت(maturity)کے اعتبار سے معین نفع ملتا ہے اور ہر وہ نفع جو قرض کے عوض ہو وہ خالص سود ہوتا ہے۔

درمختار میں ہے: وفی الاشباہ کل قرض جرنفعاحرام۔ ترجمہ: اشباہ میں ہے ہر وہ نفع جسکا موجب قرض ہو وہ حرام ہے۔(شامی، کتاب البیوع، فصل فی القرض، ج5، ص166، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

16ذوالحجۃ المکرمۃ1445ھ/23جون2024ء



AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

100 والا کارڈ 110 میں ادھار خریدنا

سوال: میں جہاں کام کرتاہوں وہاں دکان سے موبائل کمپنیز کے 100 والے کارڈ ادھار 110 میں خریدتاہوں جس کی قیمت سیلری سے کٹتی ہے کیایہ میرے لئے جائز ہے؟

User ID: Rao Naveed

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

موبائل کمپنیز کاسوروپے لوڈ والا کارڈ ایک سودس روپے میں ہی خریدنا جائز ہے کہ یہ حقیقت میں ایک سہولت کو خریدنا ہے اور دیر سے ادائیگی کیوجہ سے قیمت بڑھ گئی یہ بیع مطلق مؤجل ہے۔یہ سوروپوں کو ادھار ایک سو دس میں خریدنا نہیں ہے اس لئے یہاں بیع صرف کے احکام جاری نہیں ہونگے جس میں مجلس میں ہی دونوں طرف سے ادائیگی اور قبضہ ضروری ہوتاہے۔ہاں اگر یہ خریداری سوروپے میں ہی ہو رہی ہو اور دس روپے قرض کی سہولت کی وجہ سے سود کی مد میں کٹ رہے ہوں تو یہ سودا ناجائز و حرام ہوگا۔

ہدایہ میں ہے:﴿ویجوز البیع بثمن حال ومؤجل إذا کان الأجل معلوما﴾۔ترجمہ:اگر مدت معلوم ہو تو ثمن کی ادائیگی کی مدت مقرر کرنا جائز ہے۔ (فتح القدیر،کتاب البیوع،ج6،ص261،بیروت)

شامی میں ہے:﴿قولہ کل قرض جر نفعا حرام﴾ أی إذا کان مشروطا کما علم مما نقلہ عن البحر۔ترجمہ:جو بھی قرض مشروط نفع لائے وہ حرام ہے جیساکہ بحر سے منقول ہو کر معلوم ہو چکا۔ (شامی،کتاب البیوع،ج5،ص165،بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

29ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/07جون 2024ء




نئی گندم خریدنے کیلئے بیع سلم یعنی پیشگی خریداری

سوال: ایک شخص نئی گندم آنے سے ڈیڑھ ماہ پہلے پانچ بوری گندم کے پیسے دیتا ہے اور کہتا ہے جب گندم آجائے گی تو پانچ بوری کے بدلے چھ بوری گندم دینا ہے کیا یہ سود میں شمار ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر یہ شخص گندم والے کو قرض دے رہا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ پیدا ہونے والی فصل میں پانچ بوری کی جگہ چھ بوری میں لوں گا تو یہ قرض پر نفع ہے جو حرام ہے۔ لیکن اگر یہ اس سے چھ بوری خریدنا چاہے تو بیع سلم کی شرائط کا لحاظ کر کے خریداری کر تو سکتا ہے اس صورت میں ادا کی جانے والی رقم بیع سلم کا راس المال (payment) قرار پائی گی لیکن بیع سلم کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مسلم فیہ (product) وقت عقد سے لیکر مہیا کرنے تک مارکیٹ میں دستیاب ہو اور جب یہ نئی گندم کی شرط لگا رہا ہے اور وہ فی الحال مارکیٹ میں موجود نہیں تو بیع سلم بھی جائز نہیں ہو گی۔

حدیث پاک میں ہے: کل قرض جر منفعۃ فھو ربا۔ ترجمہ: جو قرض نفع لائے وہ سود ہے۔
(کنز العمال، فصل فی لواحق کتاب الدین، ج6، ص238، حدیث: 15516، بیروت)

عالمگیری میں ہے: ولو أسلم فی حنطۃ حدیثۃ قبل حدوثھا لا یصح عندنا۔ ترجمہ: ہمارے نزدیک نئی گندم کے آنے سے پہلے بیع سلم نہیں ہو سکتی۔
(عالمگیریہ، کتاب البیوع، بیع سلم، ج3، ص182، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

17 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ/25 مئی 2024ء






غیر مسلموں کی کمپنی سے انشورنس

سوال: اپنی بچیوں کیلئے life insurance corporation of India میں پیسہ جمع کروا سکتے ہیں؟

User ID: Kausar Rabbani Barkati

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

1) جس انشورنس میں مستقبل میں نقصان کے خطرے سے بچنے کیلئے رقم جمع کروائی جاتی ہے اور نقصان نہ ہونے کی صورت میں جمع کروائی گئی رقم ضائع ہو جاتی ہے تو یہ انشورنس جوے پر مشتمل ہوتی ہے یہ جائز نہیں۔ 2) دوسری طرح کی انشورنس میں بالآخر جمع کروائی گئی رقم آخر میں نفع کیساتھ واپس مل جاتی ہے یہ سود پر مشتمل ہوتی ہے اسکی بھی اجازت نہیں۔ ہاں اگر انشورنس کمپنی مکمل طور پر غیر مسلموں کی ملکیت ہو تو یہ دوسری طرح کی انشورنس کروانا اور نفع حاصل کرنا جائز ہے جبکہ ابتدائی ضروری اقساط جمع کروانے کا ظن غالب ہو کہ غیر مسلموں سے بغیر دھوکہ دیے انکی رضا سے عقدِ فاسد کے ذریعے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔

ہدایہ میں ہے: قال ﴿ولا بین المسلم والحربی فی دار الحرب﴾۔۔۔ ولنا قوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم «لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب»۔ ترجمہ: مسلمان اور حربی کے درمیان دار الحرب میں سود نہیں ہوتا دلیل حدیث پاک ہے کہ مسلمان اور حربی کے درمیان دار الحرب میں کوئی سود نہیں۔ (فتح القدیر، کتاب البیوع، باب الربا، ج7، ص38، بیروت)

فتاوی امجدیہ میں ہے: دار الحرب کی قید احترازی نہیں بلکہ یہ قید اتفاقی ہے۔ (فتاوی امجدیہ، ج3، ص234، کراچی)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: زندگی کا بیمہ اس صاحب، مال کیلئے جائز ہے جسکو اپنی موجودہ حالت کے ساتھ تین سال کی مدت مقررہ یا اسکے بعد کی مدت موسعہ تک تین سال کی تمام قسطیں جمع کرنے کا ظن غالب ملحق بالیقین ہو۔۔۔ بیمہ سے حاصل شدہ زائد رقم مالِ مباح ہے۔ (فتاوی فقیہ ملت، کتاب الزکوۃ، ج1، ص319، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ذوالحجۃ المکرمۃ 1445ھ / 23 جون 2024ء




الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

گوشت کا مسلمان کی نظر سے اوجھل ہونا

سوال : بازار میں ایک مسلمان کی گوشت کی دکان ہے جس کے آس پاس سبھی غیر مسلموں کی دکان ہے وہ مسلمان ذبح کئے ہوئے بکرے کو کھلی ہوئی دکان میں چھوڑ کر بازار میں گھومتا ہے تو کیا اسکا کھانا حلال ہے ؟

User ID: Mahmood Qadri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گوشت اگر مسلمان کی دوکان میں ہو اور اس میں غیر مسلم کے تصرف کا کوئی امکان وغیرہ نہ ہو تو یہ حلال ہی ہو گا کہ وہ مسلمان کے قبضہ میں ہے اگرچہ کچھ دیر کے لئے یہ دوکان سے باہر چلا جائے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ہاں اگر وقت ذبح سے وقتِ خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی نگرانی میں رہے بیچ میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو، اور یوں اطمینان کافی حاصل ہو کہ یہ مسلمان کی ذبیحہ ہے تو اسکا خریدنا جائز اور کھانا حلال ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الذبائح، ج20، ص282، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

08 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ/15 جون 2024ء




مالک مکان کا ایڈوانس رقم سے کاروبار کرنا

سوال: مکان کرایہ پر دیتے وقت کچھ رقم ایڈوانس لی جاتی ہے کیا مالک مکان اس رقم کو اپنے کاروباری استعمال میں لا کر منافع کمانا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مالک مکان کو ملنے والی سکیورٹی کی رقم کی حیثیت قرض کی سی ہوتی ہے کیونکہ عموما مالکِ مکان اگلے کرایہ دار سے ایڈوانس لیکر پچھلے کرایہ دار کو لوٹا دیتے ہیں اور یہ بات معلوم بھی ہوتی ہے اگر اسکی حیثیت امانت کی ہوتی تو بعینہ لیے جانے والے نوٹ ہی واپس کرنا ضروری ہوتا۔ جب یہ قرض ہے تو قرض مقروض کی ملک میں چلا جاتا ہے جسکا مثل لوٹانا لازم ہوتا ہے لہذا مالکِ مکان کا ان پیسوں سے کمایا ہوا نفع حلال ہے۔

در مختار میں ہے: ﴿ويملك﴾ المستقرض ﴿القرض بنفس القبض عندهما﴾ أي الإمام ومحمد۔ ترجمہ: امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمہ کے نزدیک قرضدار قرض پر قبضہ کرتے ہی اسکا مالک ہو جاتا ہے۔ (شامی، کتاب البیوع، فصل فی القرض، ج5، ص164، بیروت) شامی میں ہے: ﴿قوله فله رد المثل﴾ ۔۔۔ فله حبسه ورد مثله، وإن طلب المقرض رد العين۔ ترجمہ: اب اس پر مثل لوٹانا لازم ہے اگرچہ قرضخواہ عین مانگے یہ اسکی مثل ہی لوٹانے کا مختار ہے۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

04 رمضان المبارک 1445ھ / 15 مارچ 2024ء

قربانی







گھر میں رکھے بکروں پر قربانی کی نیت

سوال: اگر کسی نے گھر میں بکرے پال رکھے ہوں اور قربانی کی نیت سے ہوں تو کیا قربانی سے پہلے انکو صدقہ کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جانور موجود ہو تو اس پر صرف قربانی کی نیت کر لینے سے اسے قربان کرنا لازم نہیں ہوتا ہاں اگر زبان سے منت کے الفاظ کہہ دیے مثلاً اللہ کیلئے مجھ پر ان بکروں کی قربانی واجب ہے تو اب یہ شرعی منت ہے جسے پورا کرنا لازم ہے۔ نیز اگر فقیر نے انھیں خریدتے وقت عید الاضحی کی قربانی کی نیت کی تھی تو اس پر ان دونوں کی قربانی لازم ہو گئی انھیں بیچ نہیں سکتے۔ غنی نے اگر انھیں عید کی قربانی کی نیت سے خریدا تو یہی قربان کرنا واجب نہیں کسی بھی ایک بکرے کی قربانی واجب ہے تاہم جسے پہلے خریدا اس سے کم قیمت کے بکرے کی قربانی جائز نہیں۔ در مختار میں ہے: ﴿قوله شراها لها﴾ فلو كانت في ملكه فنوى أن يضحي بها أو اشتراها ولم ينو الأضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب، لأن النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر (در مختار مع شامی، کتاب الاضحیہ، ج6، ص321، لبنان) در مختار میں ہے: نذر عشر أضحيات۔۔۔ الأصح وجوب الكل۔ (ص332) شامی میں ہے: إن كتب المذهب طافحة بصحة النذر بالأضحية من الغني والفقير۔۔۔ أن الأضحية اسم لما يذبح في وقت مخصوص لم يكن فيها إلغاء الوقت، فإذا نذرها يلزم فعلها فيه۔ (ص332-333) در مختار میں ہے: ﴿و﴾ تصدق ﴿بقيمتها غني شراها أولا﴾ لتعلقها بذمته بشرائها أولا۔ (ص321)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

30 رجب المرجب 1445ھ/11 فروری 2024ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

قربانی کے گوشت سے بچوں کا عقیقہ یا ولیمہ

سوال: قربانی کے گوشت سے بچوں کا عقیقہ یا ولیمہ پکا سکتے ہیں؟ User ID: ابو احمد قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عقیقہ میں عقیقہ کی نیت سے جانور قربان کرنا ضروری ہوتا ہے نہ یہ کہ گوشت پکانا ہوتا ہے۔ہاں ولیمے کی سنت یہ ہے کہ شبِ زفاف کے اگلے دن ضیافت (مہمان نوازی) کی جائے لہذا اپنی قربانی کا گوشت یا کسی نے آپکو بھیجا ہو وہ ولیمے کی دعوت کیلئے استعمال کر سکتے ہیں لیکن عقیقہ کیلئے تو الگ سے جانور قربان کرنا ضروری ہوگا۔

شامی میں ہے: وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى۔ ترجمہ: عقیقہ میں بچے اور بچی کیلئے وہ بکری ذبح کی جاتی ہے جو قربانی کے قابل ہو۔ (شامی، کتاب الاضحیہ، ج6، ص336، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: شبِ زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں یونہی بعد رخصت قبل زفاف۔ (فتاوی رضویہ، کتاب النکاح، ج11، ص256، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

24 محرم الحرام 1446ھ/31 جولائی 2024ء



غیبت وچغلی







غیر معین شخص کی غیبت

سوال : کیاغیبت اس صورت میں ہو گی جبکہ سننے والااسے جانتا بھی ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی معین شخص کی برائی کولوگوں کو برائی کی نیت سے بتاناغیبت کہلاتاہے۔لہذا جسکی برائی کی گئی اسے سننے والانہ جانتاہوتویہ غیبت نہ کہلائے گی۔

درمختار میں ہے:ولو اغتاب أهل قرية فليس بغيبة لأنه لا يريد به كلهم بل بعضهم وهو مجهول خانية فتباح غيبة مجهول۔ ترجمہ:اگرکسی نے بستی والوں کی غیبت کی تویہ غیبت نہیں کہ اس نے سبکاارادہ نہیں کیابلکہ بعض کاکیاہے جومجہول ہے خانیہ ۔لہذامجہول کی غیبت مباح ہے۔(شامی،کتاب الحظروالاباحۃ،فصل فی البیع،ج6،ص408،بیروت)

شامی میں ہے:و﴿قوله فليس بغيبة﴾ قال في المختار ولا غيبة إلا لمعلومين۔ ترجمہ:غیبت انکی ہوتی ہے جومعلوم ہوں۔(ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیموراحمد صدیقی

15 محرم الحرام1446ھ/23جولائی2024ء






چغلی کسے کہتے ہیں

سوال : چغلی کسے کہتے ہیں ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک کی بات دوسرے کو فساد ڈالنے کی نیت سے پہنچانا چغلی کھانا کہلاتا ہے جو گناہِ کبیرہ حرام ہے۔

قران پاک میں ہے: ھماز مشاء بنمیم۔ ترجمہ: سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا، چغلی کے ساتھ ادھر ادھر پھرنے والا۔ (القران، القلم: 11)

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یقول: لا یدخل الجنۃ قتات۔ ترجمہ: چغلی کھانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (عمدۃ القاری، کتاب الادب، ج22، ص130، حدیث: 6056، بیروت) عمدۃ القاری میں ہے: المشاء بالنمیم ھو الذی ینقل الأحادیث من بعض الناس إلی بعض فیفسد بینھم۔۔۔ ﴿والقتات﴾ فعال بالتشدید من قت الحدیث یقتہ بضم القاف قت والرجل قتات أی: تمام، وقال ابن بطال: وقد فرق أھل اللغۃ بین النمام والقتات فذکر الخطابی أن النمام الذی یکون مع القوم یتحدثون فینم حدیثھم، والقتات الذی یتسمع علی القوم وھم لا یعلمون ثم ینم حدیثھم، ومعنی: ﴿لا یدخل الجنۃ﴾ یعنی إن أنفذ اللہ علیہ الوعید۔۔۔ أو یؤول علی أنہ لا یدخلھا دخول الفائزین ترجمہ: قتات فعال کے وزن پر تشدید کے ساتھ نمام کے معنی میں ہے۔ خطابی نے کہا کہ نمام وہ ہے جو گفتگو کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہو اور فساد کی غرض سے انکی باتیں آگے پہنچائے اور قتات وہ ہے جو خفیہ طور پر لوگوں کی باتیں سن کر آگے پہنچائے۔ جنت میں نہ جانے سے مراد ہے کہ اگر اللہ اس پر وعید کو نافذ کرے یا کامیاب لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

15 شعبان المعظم 1445ھ / 26 فروری 2024ء





نام رکھنا







یزید نام رکھنا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر یزید نام برا ہے تو ہمارے ایک بزرگ ہیں بایزید بسطامی انھوں نے اپنایہ نام کیوں رکھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یزید نام رکھنافی نفسہ جائزہے تاہم اب ہمارے عرف میں یہ نام حق کے مقابل بولا جاتاہے اور ظلم کی پہچان ہے،اور یزید کی حمایت بدمذہب اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کا کام ہے لہذایہ نام سن کراسی طرف ذہن جائے گا جیسے اسرائیل اگرچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کانام تھاتاہم اب کوئی مسلمان یہ نام نہ رکھے گا۔پہلے کے ادوار میں یہ نام رکھنے والے پراعتراض نہ ہوتاہوگانہ اسے ظلم کی مثال کیلئے استعمال کیاجاتاہوگااس لئے حضرت بایزید بسطامی کی یہ کنیت تھی۔لہذابلاوجہ یہ نام رکھ کرلوگوں کو تشویش میں ڈالنامناسب نہیں۔فتاوی رضویہ میں ہے:زیداگرنسبا اسرائیل سے ہے تواس کااپنے آپ کواسرائیلی کہنابجاہے اوراس کے ناجائزہونے کی کوئی وجہ نہیں البتہ اب یہ لفظ مسلمانوں میں اجنبی ساہوگیاہے لوگ اسرائیلی کومحمدی کے مقابل سمجھتے ہیں اوراجلہ اکابر کے کلام پاک میں یہ مقابلہ آیا ہے، حضور سیدناغوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : یااسرائیل قف واسمع کلام المحمدی۔ ٹھہر جایئے اے اسرائیلی! ذرامحمدی نسبت رکھنے والے(یعنی ایک مسلمان محمدی) کاکلام سن لیجئے۔نسبت نسب ومذہب دونوں اعتبارسے ہوتی ہے اور یہاں بحسب نسب یہ نسبت بہت کم مسموع، لہٰذاعوام مسلمین اسے سن کرچونکتے ہیں اوربلاضرورت ایسی بات پراقدام شرع مطہر کوپسند نہیں۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : بشروا ولا تنفروا۔(لوگو!) خوشخبری سنایاکرو لہٰذاایک دوسرے کو نفرت نہ دلایاکرو۔دوسری حدیث میں ہے:ایاک ومایسوء الاذن۔اس سے بچو جوکانوں کوبری لگے (یعنی غیبت سے بچو) لہٰذااپنے نام کے ساتھ یہ نسبت لکھنی نامناسب و قابل ترک ہے مگرگناہ وحرام اب بھی نہیں۔(فتاوی رضویہ،نام رکھنے کابیان،ج24،ص665،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

09صفر المظفر1446ھ/15اگست2024ء







منہا نام رکھنا کیسا

سوال: بچی کا منہا(Minha)نام رکھنا کیسا ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مِنہا کا معنی ہے 'اس میں سے 'اردو میں یہ تفریق یا گھٹاؤ کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ منہا، لاریب جیسے الفاظ اگرچہ قران پاک میں موجود ہیں مگر نہ انکا کوئی ایسا معنی ہے کہ یہ نام رکھے جائیں نہ یہ الفاظ صحابہ وصحابیات و بزرگانِ دین سے منسوب ہیں کہ ان سے برکت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ شاید کسی نے قران پاک میں یہ لفظ "منہــا" دیکھا ہو اور قرانی یونیک لفظ سمجھ کر رکھ لیا ہو یا رکھنا چاہتا ہو۔ قران وحدیث میں کسی لفظ کا موجود ہونا نام رکھنے کے لئے معیارہ نہیں ورنہ تو یزید، شیطان، خناس، رجیم، ابولہب، فرعون، قارون، ہامان جیسے الفاظ بھی موجود ہیں مگر انکے معنی یا ان ذوات کو جاننے والا کوئی ذی شعور بھی اپنی اولاد کیلئے یہ نام نہیں رکھے گا بلکہ خود حضور ﷺ برے ناموں کو تبدیل کر دیتے تھے۔ لہذا اسماء الحسنی، انبیا، صحابہ وصحابیات اور نیک لوگوں کے ناموں پر ہی نام رکھنے چاہیں۔

حدیث پاک میں ہے: «تدعون یوم القیامۃ بأسمائکم وأسماء آبائکم فأحسنوا أسمائکم» رواہ أحمد وأبو داود۔ ترجمہ: تم قیامت کے دن اپنے اور باپ کے ناموں سے پکارے جاؤگے تو اچھے نام رکھو۔ (مشکوۃ، کتاب الادب، ج3، ص1347، حدیث:4768، مکتبہ اسلامی) حدیث پاک میں ہے: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔ ترجمہ: حضور ﷺ برے نام کو بدل دیتے تھے۔ (ترمذی، کتاب الادب، ج5، ص135، حدیث:2839، مصر) مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سب سے اعلیٰ و افضل نام محمد اور احمد ہے کہ رب کے محبوب کے نام ہیں پھر ابراہیم، اسماعیل وغیرہ کہ حضرات انبیاء کے نام ہیں، پھر عبد اللہ عبد الرحمن عبد الستار وغیرہ کہ ان میں اپنی عبدیت اور اللہ کی ربوبیت کا اعلان ہے، بے معنی یا برے معنی والے نام ممنوع ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج6، حدیث:590، المدینہ لائبریری)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

18 شعبان المعظم 1445ھ /28فروری 2024ء





تاریخ وسیرت







حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں کس عمر میں آئے

سوال: حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں بھیجے گئے تو ان کی عمر (age) کیا تھی؟

User ID: Khawaja Altaf Hussain

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام تینتالیس (43) سال کی عمر میں زمین پر اتارے گئے۔

البدایہ والنھایہ میں ہے: ثلاث واربعون سنة مدة مقامه فی الجنة قبل الاهبطاط علی ماذکرہ ابن جریروغیرہ۔ ترجمہ: آپ علیہ الصلوۃ والسلام زمین پر تشریف لانے سے پہلے 43 سال تک جنت میں مقیم رہے جیسا کہ ابن جریر وغیرہ نے ذکر کیا۔ (البدایہ والنھایہ، ج1، ص99، قاہرہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

12 شوال المکرم 1445ھ/21 اپریل 2024ء







الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نسل آدم علیہ السلام کیسے چلی

سوال : نسلِ آدم علیہ السلام کیسے بڑھی ؟

User ID: **Fayyaz Bhatti**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرتِ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک دفعہ میں پیدا ہونے والے لڑکا لڑکی کو دوسری دفعہ پیدا ہونے والی اولاد سے نکاح کی اجازت تھی۔ایک قول کے مطابق بیس بار اس طرح اولاد ہوئی اور ایک قول کیمابق آپکے وصال کے وقت اولاد اور انکی اولاد کی کل تعداد چالیس ہزار تھی۔

تفسیر خازن میں ہے: ذکر أهل العلم بالأخبار والسير أن حواء كانت تلد لآدم في كل بطن غلاما وجارية فكان جميع ما ولدته أربعين ولدا في عشرين بطنا ۔۔۔ قال ابن عباس: لم يمت آدم حتى بلغ ولده وولد ولده أربعين ألفا۔ ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنھا کی اولاد کی تعداد چالیس ہے اور یہ اس طرح کہ بیس دفعہ میں لڑکا لڑکی پیدا ہوئے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے وقت آپکی اولاد اور انکی اولاد چالیس ہزار تھی۔(سورہ مائدہ: 27، ج2، ص32، بیروت)البدایہ والنھایہ میں ہے:ولم یکن تحل اخت لاخیھاالذی ولدت معہ ۔ ترجمہ: ایک دفعہ میں پیدا ہونے والے بہن بھائی کا آپس میں نکاح جائز نہیں تھا۔(البدایہ والنھایہ، باب ذکر آدم علیہ السلام، ج1، ص215، ریاض)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10رجب المرجب 1445ھ/22جنوری 2024ء




پچھلی آسمانی کتب صرف انبیاء کو حفظ ہوتی تھیں

سوال: کیا توریت، انجیل، زبور اور صحیفے پیغمبروں کے علاوہ کسی کو یاد نہیں ہوتے تھے؟

User ID: Rabnawaz Rind

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پچھلی امتوں میں مکمل آسمانی کتاب صرف انبیاء علیہم السلام کو ہی یاد ہوتی تھی عام لوگ دیکھ کر قراءت کرتے تھے جبکہ قران پاک کا خاصہ ہے کہ عام افراد کے سینوں میں بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے: یعنی کونہ محفوظا فی الصدور من خصائص القرآن لان من تقدم کانوا لا یقرأون کتبھم الا نظرا فاذا أطبقوھا لم یعرفوا منھا شیأ سوی الأنبیاء۔ ترجمہ: قران پاک کا سینوں میں محفوظ ہو جانا اسکے خصائص میں سے ہے کیونکہ پہلی امتوں والے دیکھ کر ہی قراءت کرتے تھے کہ انبیاء کے علاوہ افراد جب کتاب بند کر دیتے تھے تو انھیں کچھ یاد نہ ہوتا تھا۔ (روح البیان، ج6، ص481، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

29 رمضان المبارک 1445ھ/09 اپریل 2024ء





سیدہ زہرہ کی والدہ کا نام

سوال : سیدہ زہرہ رضی اللہ عنہا کی والدہ اور نانا کا نام بتادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرتِ ابراہیم رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضور ﷺ کی تمام اولاد بشمول حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور انکے والد کا نام خویلد ہے۔

البدایہ والنھایہ میں ہے: تزویجه علیه الصلاة والسلام خدیجة بنت خویلد۔۔۔عن ابن عباس قال: ولدت خدیجة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم غلامین وأربع نسوة; القاسم وعبد اللہ وفاطمة وأم کلثوم وزینب ورقیة۔ ترجمہ: حضور ﷺ کی حضرتِ خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی۔ حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ 1) حضرتِ قاسم رضی اللہ عنہ 2) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، 3) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، 4) حضرتِ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، 5) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، 6) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔ (البدایہ والنھایہ، باب تزویجہ ﷺ خدیجۃ بنت خویلد، ج3، ص464، ریاض)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

10 رجب المرجب 1445ھ/22 جنوری 2024ء







مسجد ضرار کو گرانے کا حکم

سوال: وہ کونسی مسجد تھی جس کے بنانے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور پھر اسے گرانا پڑا؟

User ID: Rana Rakha G

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجدِ ضرار کو منافقین نے ابو عامر فاسق کے کہنے پر مسجد قبا کو نقصان پہنچاکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی غرض سے تعمیر کیا تھا حالانکہ مسجد اللہ کی رضا کیلئے قائم کی جاتی ہے اسلیئے اسے گرانے کا حکم دیا گیا تھا۔

قران پاک میں ہے: وَالَّذِینَ اتَّخَذُوا مَسْجِداً ضِرَاراً وَکُفْراً وَتَفْرِیقاً بَیْنَ الْمُؤْمِنِینَ وَإِرْصَاداً لِمَنْ حَارَبَ اللہَ وَرَسُولَہُ مِنْ قَبْلُ وَلَیَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنٰی وَاللہُ یَشْہَدُ إِنَّہُمْ لَکَاذِبُونَ (107)۔ ترجمہ: اور کچھ منافق وہ ہیں جنھوں نے نقصان پہنچانے کیلئے اور مسلمانوں میں تفرقہ کی غرض سے اور اس شخص کے انتظار میں مسجد بنائی ہے جو پہلے سے اللہ اور اسکے رسول کا مخالف ہے اور ضرور وہ قسمیں اٹھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا اللہ گواہ ہے کہ یہ ضرور جھوٹے ہیں۔ (القران، سورہ توبہ، آیت 107)

تفسیر رازی میں ہے: کانوا اثنی عشر رجلا من المنافقین بنوا مسجدا یضارون بہ مسجد قباء، وأقول إنہ تعالی وصفہ بصفات أربعۃ:۔۔۔ یرید بہ ضرارا للمؤمنین وکفرا بالنبی علیہ السلام، وبما جاء بہ۔ ۔۔۔أی یفرقون بواسطتہ جماعۃ المؤمنین، وذلک لأن المنافقین قالوا نبنی مسجدا فنصلی فیہ، ولا نصلی خلف محمد، فإن أتانا فیہ صلینا معہ۔۔۔قولہ: وإرصادا لمن حارب اللہ ورسولہقالوا: المراد أبو عامر الراھب۔ (تفسیر رازی، سورہ توبہ، آیت 107، ج16، ص146، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

29 رمضان المبارک 1445ھ/09 اپریل 2024ء





وراثت







بہن اور بھتیجے کا وراثت میں حصہ

سوال : مرحوم کی فقط ایک بہن اور ایک بھتیجا اور ایک بھتیجی ہے، وراثت میں کسکا کتنا حق ہو گا؟
نوٹ : سائل کی وضاحت کے مطابق میت کی اولاد، دادا، دادی، نانی، بھائی موجود نہیں تھے۔

User ID: Muhammad Talha Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر واقعی میت کی وفات کے وقت اسکے اصول وفروع اور بھائیوں میں سے کوئی نہ تھا صرف ایک بہن اور ایک بھتیجا تھا تو میت کے کل مال منقولہ وغیر منقولہ کو دو حصوں میں تقسیم کریں گے جن میں سے ایک حصہ بہن اور ایک بھتیجے کو ملے گا جبکہ بھتیجی کو وراثت نہیں ملے گی۔

سراجی میں ہے: والاخوات لاب وام۔۔۔ النصف للواحدۃ۔ ترجمہ: اکیلی بہن کیلئے نصف ہے۔(سراجی، احوال الاخوات لاب، ص25، مکتبہ بشری) سراجی میں ہے: عصبۃ بنفسہ فکل ذکر لاتدخل فی نسبتہ المیت انثی۔۔۔ اولاھم بالمیراث جزء المیت ای البنون، ثم بنوھم وان سفلوا، ثم اصلہ ای الاب ثم الجد۔۔ وان علا، ثم جزء ابیہ ای الاخوۃ ثم بنوھم وان سفلوا۔ ترجمہ: عصبہ بنفسہ۔۔۔ پھر بھائی پھر انکے بیٹے نیچے تک۔(سراجی، احوال عصبہ بنفسہ، ص36-37، مکتبہ بشری) فتاوی شامی میں ہے: : من لا فرض لہا من الاناث واخوھا عصبۃ لا تصیر عصبۃ باخیھا ترجمہ: جو عورت اصحابِ فرائض میں تو نہیں لیکن اس کا بھائی عصبہ ہے وہ عصبہ بغیرہ نہیں بنتی۔(فتاوی شامی، کتاب الفرائض، ج10، ص565، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مسئلہ: 2

سگی بہن: 1/2 (1) ، بقایا: 1=1-2 ، 1 بھتیجا=1 ، 1 بھتیجی: م

ٹوٹل: (2=1+1)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 محرم الحرام 1445ھ/23 جولائی 2024ء



متفرق مسائل






الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فقیر کو سلام کا جواب دینا واجب نہیں

سوال : اگر کوئی فقیر بھیک مانگنے والا سلام کرے تو اسکے سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیا یہ ٹھیک ہے ؟

User ID: Muhammad Dilshad

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بھیک مانگنے والا سلام کرے تو اسکے سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے کہ یہ ملاقات کیلئے کیا جانے والا سلام نہیں ہے۔

فتاوی قاضی خان میں ہے: السائل اذا اتی باب دار انسان فقال السلام علیکم، لایجب رد السلام علیہ۔ ترجمہ: بھکاری کسی انسان کے دروازے پر آکر السلام علیکم کہے تو اسے جواب دینا واجب نہیں۔

(فتاوی قاضی خان، حظر واباحت، ج3، ص327، قدیمی کتب خانہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 محرم الحرام 1446ھ/29 جولائی 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سیاسی امیدواروں کے پوسٹرز استعمال کرنا

سوال : سیاسی امیدواروں کے پوسٹرز اگر زمین پر گرجائیں تو اسکو گھر لاکر استعمال کر سکتے ہیں؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب تک الیکشن نہیں ہوتے ان پوسٹرز اور بینرز کا اتار نادرست نہیں اور الیکشن کے بعد عمومی طور پر امیدوار اسکی طرف توجہ نہیں کرتے اور انکی طرف سے اٹھانے کی اجازت ہوتی ہے اس لئے لے جاسکتے ہیں لیکن احتیاط یہی ہے کہ جو بینر وغیرہ لگے ہوں انکو اتار کر نہ لے جائیں کہ امیدوار لگے پوسٹر اور بینرز کو دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

عالمگیری میں ہے: یعلم أن صاحبه لا یطلبه ۔۔۔وفی ھذا الوجه له أن یأخذھا وینتفع بھا۔ ترجمہ: لقطہ کی ایک قسم یہ ہے کہ مالک اسکو طلب نہیں کرے گا تو اس صورت میں اٹھانا اور نفع حاصل کرنا جائز ہے۔(ہندیہ، کتاب اللقطہ، ج2، ص290، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

18 شعبان المعظم 1445ھ/29 فروری 2024ء





40 سال پہلے دادا نے سونا قرض دیا تھا تو مالِ وراثت

سوال : کچھ لوگوں نے ہمارے دادا سے 40 سال پہلے سونا اور کچھ رقم لی تھی اور انھوں نے اپنی زندگی میں ان سے وہ رقم اور سونا نہیں مانگا لیکن اگر آج ہم ان لوگوں سے وہ رقم اور سونا لینا چاہیں تو کیا وہ شرعا جائز ہوگا کیا وہ ہمارا حق ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کے دادا کا 40 برس تک ان سے مطالبہ نہ کرنا ہو سکتا ہے اس وجہ سے ہو کہ انھوں نے ہبہ ہی کیا ہو یا معاف کر دیا ہو ایسی صورت میں آپکا کوئی حق نہیں۔ بہر حال اگر واقعی آپ کے دادا نے یہ سونا عاریتا ہی دیا تھا بطور ہبہ نہیں دیا تھا نہ بعد میں معاف کیا تو اگرچہ انھوں نے نہیں مانگا تھا یہ ان کی ہی ملکیت میں تھا اور امانت کے حکم میں تھا لہذا بعد از وفات یہ مالِ وراثت ہے جو شریعت کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ورثا میں تقسیم ہوگا۔ اسی طرح اگر اس رقم اور سونے کو قرض کے طور پر دیا تھا اور معاف نہ کیا تھا تو مقروض کو اسکا مثل لوٹانا لازم ہے کہ یہ ورثا کا حق ہے۔ مبسوط سرخسی میں ہے: ومنھا أن یموت الواھب فلیس لوارثہ أن یرجع فیہ۔ ہبہ کرنے والا فوت ہو جائے تو وارث کو واپسی کا حق نہیں۔ (مبسوط سرخسی، کتاب الھبۃ، ج12، ص56، بیروت) در مختار میں ہے: ﴿تملیک المنافع مجانا﴾ أفاد بالتملیک لزوم الإیجاب والقبول ولو فعلا وحکمھا کونھا أمانۃ۔۔۔ ﴿عاریۃ الثمنین والمکیل والموزون والمعدود والمتقارب﴾ عند الإطلاق ﴿قرض﴾ ضرورۃ استھلاک عینھا۔۔۔ العاریۃ کالإجارۃ تنفسخ بموت أحدھما۔ (شامی، کتاب العاریۃ، ج5، ص686، 681، 677، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

29 جمادی الثانی 1445ھ/12 جنوری 2024ء







ساڑی پہننا

سوال: عورت کا ساڑی پہننا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کا ساڑی پہننا فی نفسہ تو جائز ہے لیکن اگر اسے اس طور پر پہنا جائے کہ اعضائے ستر ظاہر ہوں تو جائز نہیں۔ مسلمان عورت کا مسلمان عورت سے ناف سے لیکر گھٹنوں سمیت تک ستر ہے لہذا ساڑی میں ناف کے نیچے کا حصہ عورتوں کے سامنے بھی کھلا ہونا حرام ہے۔اسی طرح محارم کے سامنے پیٹ، پیٹھ، ران، اور کروٹ کھولنا ناجائز ہے کہ انکا اسے دیکھنا جائز نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: نظر المرأة إلى المرأة كنظر الرجل إلى الرجل،۔۔۔وهو الأصح۔۔۔ وأما نظره إلى ذوات محارمه۔۔۔ ولا ينظر إلى ظهرها وبطنها، ولا إلى ما بين سرتها إلى أن يجاوز الركبة ترجمہ: عورت کا عورت کو دیکھنا کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کو دیکھنے کا ہے (ناف سے گھٹنوں سمیت تک دیکھنا حرام ہے)۔ مرد کا اپنی محارم کو دیکھنے کا حکم یہ ہے کہ پیٹ، پیٹھ اور ناف سے گھٹنوں سمیت نہیں دیکھ سکتا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، ج5، ص328، بیروت) فتاوی فیض رسول میں ہے: ساڑی اگر اس طرح پہنی جائے کہ بے پردگی نہ ہو تو جائز ہے اور بے پردگی ہو تو ناجائز ہے۔ (فتاوی فیض رسول، ج 2 ص513، اکبر بک)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24 رجب المرجب 1445ھ/05 فروری 2024ء






الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ماں باپ کی خالائیں اور انکی اولاد سے پردہ

سوال: میری دادی نانی کی بہنیں کیا محرم ہیں ان سے پردہ کرنا لازم نہیں اور انکی اولادیں کیا محرم ہیں؟

User ID: Sameer Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ماں باپ کی خالائیں بھی محرم ہیں ان سے پردہ نہیں ہاں انکی اولادیں ضرور غیر محرم ہیں جن سے پردہ لازم ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ﴿القسم الأول المحرمات بالنسب﴾. وھن الأمهات والبنات والأخوات والعمات والخالات وبنات الأخ وبنات الأخت۔۔۔وأما الخالات فخالته لأب وأم وخالته لأب وخالته لأم وخالات آبائه وأمهاته ترجمہ: نسب سے مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھپیاں، خالائیں، بھتیجی، بھانجی محرم ہیں۔ خالہ میں حقیقی، باپ شریک، ماں شریک اور ماں باپ سب کی خالائیں شامل ہیں۔(فتاوی ہندیہ، کتاب النکاح، ج1، ص273، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

18 شعبان المعظم 1445ھ/28 فروری 2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

میوزک والی اسلامک ویڈیوز کو لائک یا شئیر کرنا

سوال: ایسی اسلامک ویڈیوز جنکے پیچھے میوزک لگا ہوا نھیں لائک یا شئیر کر سکتے ہیں؟ User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جن اسلامک ویڈیوز کے پیچھے میوزک لگا ہوا ہوا نھیں لائک یا شئیر کرنا ہر گز جائز نہیں کہ موسیقی ناجائز وگناہ ہے اور اسے لائک وشئیر کرنے میں اس پر راضی رہنا اور اس گناہ کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ نیز اسلامی مواد کے ساتھ موسیقی کا استعمال اور قبیح ہے۔ بخاری شریف میں ہے: سمع النبی ﷺ یقول: «لیکونن من أمتی أقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف۔۔۔ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایسی لوگ ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال ٹھہرائیں گے۔ (بخاری شریف، کتاب الاشربہ، باب فی من یستحل الخمر۔۔۔، ج7، ص106، حدیث: 5590، مصر) عمدۃ القاری میں ہے: قوله والمعازف الملاهی جمع معزفة، يقال: هی آلات الملاهی،۔۔۔ والذی ذكره فی ﴿الصحاح﴾ أنها آلات اللهو، وقيل: أصوات الملاهی، وفی ﴿حواشی الدمياطی﴾: المعازف الدفوف وغيرها مما يضرب به، ويطلق على الغناء عزف، وعلى كل لعب عزف۔ ترجمہ: معازف معزفہ کی جمع ہے جسکا معنی ہے گانے بجانے کے آلات، صحاح میں ہے آلات لہو، ایک قول ہے کہ گانے بجانے کے آلات کی آوازیں، حواشی دمیاطی میں ہے اس سے مراد ڈھول وغیرہ وہ تمام آلات جنہیں بجایا جاتا ہو، اور گانے اور ہر لعب پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ (بخاری شریف، کتاب الاشربہ، باب فی من یستحل الخمر۔۔۔، ج21، ص176، حدیث: 5590، دار الفکر) فتاوی رضویہ میں ہے: مزامیر کی حرمت میں احادیث کثیرہ بالغ بحد تواتر وارد ہیں۔۔۔ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہو سکتے۔ (فتاوی رضویہ، لہو ولعب کا بیان، ج24، ص115، لاہور) مزید ہے: حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین رضی اللہ عنہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں: مزامیر حرام ست (گانے بجانے کے آلات حرام ہیں)۔ (ص138)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 محرم الحرام 1446ھ/29 جولائی 2024ء





الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نابالغ کے پیسے باقیوں میں تقسیم کرنا

سوال: نابالغ بچے کو جو کہیں سے پیسے ملتے ہیں وہ ماں باپ بچے کی رضامندی سے سب بچوں میں تقسیم کرسکتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کے خیال رکھنے کی عادت ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو رقم نابالغ کی ملکیت ہوتی ہے وہ ماں باپ باقی بچوں میں تقسیم نہیں کرسکتے۔ اگر بچے کو خیر خواہی سکھانا مقصود ہو تو والدین اپنی رقم دیکر اسے صدقہ کرنا یا دوسروں میں تقسیم کرنا سکھائیں۔ بہار شریعت میں ہے: باپ کو یہ جائز نہیں کہ نابالغ لڑکے کا مال دوسرے لوگوں کو ہبہ کردے اگرچہ معاوضہ لے کر ہبہ کرے کہ یہ بھی ناجائز ہے اور خود بچہ بھی اپنا مال ہبہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا یعنی اُس نے ہبہ کردیا اور موہوب لہ کو دیدیا اُس سے واپس لیا جائے گا کہ ہبہ جائز ہی نہیں۔۔۔ یہی حکم صدقہ کا ہے کہ نابالغ اپنا مال نہ خود صدقہ کرسکتا ہے نہ اُس کا باپ۔۔۔ اگر والدین بچہ کو اس لیے چیز دیں کہ یہ لوگوں کو ہبہ کردے یا فقیروں کو صدقہ کردے تاکہ دینے اور صدقہ کرنے کی عادت ہو اور مال و دنیا کی محبت کم ہو تو یہ ہبہ و صدقہ جائز ہے کہ یہاں نابالغ کے مال کا ہبہ و صدقہ نہیں بلکہ باپ کا مال ہے اور بچہ دینے کے لیے وکیل ہے جس طرح عموماً دروازوں پر سائل جب سوال کرتے ہیں تو بچوں ہی سے بھیک دلواتے ہیں۔(بہار شریعت، ہبہ کا بیان، ج3، ح14، ص82، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

17 شعبان المعظم 1445ھ/28 فروری 2024ء





نومولود بچہ پڑاہوا ملا

سوال: کسی جگہ نومولود بچہ پڑاہوا ملا جسکی سانس چل رہی ہے تو کیا حکم ہے اسکی پرورش کی جائے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی کو یوں نومولود بچہ پڑاہوا ملا اور معلوم ہو کہ اسکو نہ اٹھایا تو ہلاک ہو جائے گا تو اٹھالینا فرض ہے ورنہ ہلاکت کا غالب گمان نہ ہو تو اٹھانا مستحب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک میں ایک کو موت سے بچا کر زندہ رکھنے والے کو تمام انسانوں کو زندہ کرنے والا قرار دیا گیا ہے نیز بچوں پر شفقت افضل اعمال میں سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہم میں سے نہیں۔ اب اگر اسکے اولیاء میں سے کوئی آجائے تو فبہا ورنہ اسکا نفقہ بیت المال سے ہوگا اور اٹھانے والے کو حقِ پرورش حاصل ہوگا ہاں اگر یہ خود سبکدوش ہو کر کسی کو دے دے تو یہ بھی جائز ہے اب اسے رجوع کا حق نہیں۔

تبیین شرح کنز میں ہے: ﴿ندب التقاطه ووجب إن خاف الضياع﴾ لما فيه من إحياء النفس لأنه على شرف الهلاك قال الله تعالى {ومن أحياها فكأنما أحيا الناس جميعا} [المائدة: 32] وفي رفعه إظهار الشفقة على الأطفال وهو من أفضل الأعمال۔۔۔ وقال ﷺ «من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا فليس منا» ثم هو مندوب إليه إن كان في غالب رأيه أنه لا يهلك بأن وجده في المصر كما بينا ومفروض عليه إن غلب على ظنه ضياعه بأن وجده في مفازة ونحوه من المهالك صيانة له ودفعا للهلاك عنه۔۔۔ وهو فرض كفاية لحصول المقصود بالبعض وهو صيانته۔۔۔ ﴿ونفقته في بيت المال﴾ روي ذلك عن عمر وعلي۔ رضي الله عنهما۔ ولأنه عاجز محتاج لا مال له ولا قريب ومال بيت المال معد للصرف إلى مثله۔۔۔ ﴿ولا يأخذه منه أحد﴾ أي لا يأخذ اللقيط أحد من الملتقط لأن يده سبقت إليه فكان أحق بحفظه ولم يكن لغيره أن ينزعه منه إلا بإذنه ولو دفعه هو إلى غيره ليس له أن يسترده لأنه رضي بإسقاط حقه۔ (تبیین، کتاب اللقیط، ج3، ص296-297، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

06 رجب المرجب 1445ھ/18 جنوری 2024ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

والد کی دکان پر دو بیٹوں کا بیٹھنا

سوال : ہمارے ابو کی سبزی کی دکان ہے لیکن وہ نہیں بیٹھتے ہم دونوں بھائی دکان پر ہوتے ہیں میں نے دکان سے پیسے نکال کر موبائل خریدا ہے جسکا گھر والوں کو پتا چل گیا ہے انھوں نے مجھے ڈانٹا ہے میرا شرعا کیا حساب ہوگا کیا وضاحت دینی ہوگی، اور میں گناہگار ہوں ؟

User ID: نرم مزاج لڑکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب آپ والد صاحب کے ساتھ رہتے ہیں دکان آپکے والد صاحب کی ہے توآپ دونوں کادکان میں کام کرنابطور معاونت ہے، اس کی آمدنی کے کل مالک آپکے والد ہی ہیں۔آپ پر بتائے بغیر بتائے اس میں سے موبائل لیناجائز نہیں تھااس سے توبہ کریں اور یہ پیسے لوٹائیں۔ہاں وہ معاف کردیں توالگ بات ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: تجارت، زراعت وغیرہا جس کام میں فرزند نے اپنے باپ کی اعانت ومددگاری کے طور پر کچھ کمایاوہ صرف ملکِ پدر ہے یعنی جب تک اسکا خوردونوش ذمہ پدر تھااور اپنا کوئی ذاتی مال وکسب جداگانہ نہ رکھتا تھابلکہ اسی حرفت وکسب پدری میں جس طرح سعید بیٹے اپنے باپ کی اعانت کرتے اوراسے کام کی تکلیف سے محفوظ رکھتے ہیں اسکا معین ومددگار تھا۔ (فتاوی رضویہ، ج18، ص166، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

10 رجب المرجب 1445ھ/22 جنوری 2024ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

وکیل کا اپنے پاس سے تنخواہ دے دینا

سوال: اگر ہمارے پاس کسی کے اجارے کی رقم دیر میں آتی ہے اسے پہلے پیسے چاہیے ہوں تو اپنے پاس سے اسے دے سکتے ہیں پھر جب وہ رقم آئے تو خود رکھ لیں؟

User ID: Abeha Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب اس شخص کو رقم کی ضرورت ہے اور تنخواہ آنے میں دیر ہے اور وہ آپ سے قرض کا مطالبہ کرے تو یہ طریقہ جائز ہے کہ آپ اپنے پاس سے (ذاتی ملکیت سے نہ کہ چندے کی رقم سے) بطور قرض اسے رقم دے دیں اور جب اسکی تنخواہ آپ کے پاس آئے تو رکھ لیں ایسی صورت میں مقروض کی اجازت بھی درکار نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: قرضدار قرض ادا نہیں کرتا اگر قرض خواہ کو اسکی کوئی چیز اسی جنس کی جو قرض میں دی ہے مل جائے تو بغیر دیے لے سکتا ہے بلکہ زبردستی چھین لے جب بھی قرض ادا ہو جائے گا۔(بہار شریعت، قرض کا بیان، ج2، ح11، ص765، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10 رجب المرجب 1445ھ/22 جنوری 2024ء

